REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
REGD.NO.P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۳۴
شمارہ ۲۱

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپیہ
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۴ رمضان ۱۴۰۵ ہجری | ۲۳ ہجرت ۱۳۶۴ ہش | ۲۳ مئی ۱۹۸۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۹ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاعات مظہر ہیں کہ:-

حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور دن رات مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے [illegible] جان و دل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر رہے۔ اور مقاصد عالیہ میں حضور کو ہمیشہ فائز المرام عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

٭ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت سے ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

مجالس خدام الاحمدیہ کا آٹھواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کا ساتواں سالانہ مرکزی اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مجالس خدام الاحمدیہ کے آٹھویں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

قائدین کرام نہ صرف خود اپنے اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ واضح رہے کہ معیار انعام خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان مجالس کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

رمضان دُعا کا مہینہ ہے!

صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویرِ قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے!

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱) "رمضان دُعا کا مہینہ ہے۔ شہر رمضان الذی اُنزل فیہ القرآن سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویرِ قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور [illegible] تجلّی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلّی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ اُنزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے۔"
([illegible] احمدیہ ص ۱۷۵)

(۲) "رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہلِ لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارتِ دینی ہوتی ہے۔ رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔"
(ملفوظات جلد ۱ ص ۱۳۶)

(۳) "ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنتِ خاندانِ نبوت ہے، اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنتِ اہل بیتِ رسالت کو بجالاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزامِ صوم کو مناسب سمجھا۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجالانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا۔ اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دے دیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ میں گزار دیتا۔ اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔"
(کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۹۵)

(۴) "حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔"
(الحکم ۲۹ فروری ۱۹۰۸ء)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حبیب دیاری مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

[illegible] طابع و ناشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۳ ہجرت ۱۳۶۴ ہش

عظمت قرآن پاک کا قیام

بھارت ایک سیکولر جمہوری مملکت ہے جس کے آئین میں ملک کے ہر شہری کو عقیدہ و مذہب اور فکر و عمل کی مکمل آزادی دی گئی ہے۔ مگر افسوس کہ ایک لادینی جمہوری مملکت ہونے کے باوجود یہاں ایک مخصوص متعصب اور فرقہ پرست ذہنیت ہمیشہ ہی اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے خلاف، ناپاک سازشوں اور تخریبی کارروائیوں میں مصروف رہی ہے جس کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا کہ نت نیا ہنگامہ بپا کر کے ملکی آئین کی وفادار اور امن پسند اقلیتوں کو مسلسل ذہنی خلفشار اور بے چینی میں مبتلا رکھا جائے تاکہ وہ یا تو اس مسلسل اور اذیت ناک صورت حال سے تنگ آکر اپنے آپ کو اکثریت میں مدغم کر دیں۔ اور یا پھر ترک وطن کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

فرقہ وارانہ تعصب اور مذہبی تنگ ظرفی کا ایسا ہی ایک افسوسناک مظاہرہ ابھی چند روز قبل مغربی بنگال کے دارالحکومت کلکتہ میں کیا گیا جس نے آناً فاناً بھارت کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے دس کروڑ مسلمانوں کو شدید ذہنی اضطراب اور بے چینی میں مبتلا کر دیا۔

باوثوق اور معتبر ذرائع سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق ملک کی اسی بدنام فرقہ پرست اور متعصب ذہنیت سے تعلق رکھنے والے چاند مل چوپڑہ اور سیتل سنگھ نامی دو افراد کی طرف سے مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۸۵ء کو کلکتہ ہائی کورٹ میں مسز جسٹس پدما کھستگیر کی عدالت میں ایک رٹ پٹیشن داخل کی گئی جس میں حکومت مغربی بنگال کو فریق بناتے ہوئے یہ مطالبہ کیا گیا کہ دستور ہند کی دفعہ ۲۲۶ کے تحت دفعہ ۹۵ سی۔ آر۔ پی سی اور دفعہ ۱۵۳ (الف) و ۲۹۵ (الف) آئی۔ پی۔ سی کی رو سے صوبائی حکومت فوری طور پر قرآن مجید کے تمام عربی نسخوں اور مختلف زبانوں میں شائع شدہ اس کے تراجم کو خلاف قانون قرار دے کر ضبط کرلے۔ کیونکہ مسلمانوں کی اس مذہبی کتاب میں جابجا کافروں اور مشرکوں کو قتل کرنے اور ان کا سوشل بائیکاٹ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ نیز یہ کہ اس کے مطالعہ سے مذہبی جبر و تشدد اور قتل و غارت گری کے جذبہ کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

مذہبی اور قانونی نقطۂ نگاہ سے چونکہ یہ رٹ پٹیشن سرتاسر بوگس اور لایعنی خرافات کا پلندہ تھی جس سے ملکی اتحاد و یک جہتی کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا احتمال تھا اس لئے مرکزی وزیر قانون مسٹر اشوک سین کی طرف سے اٹارنی جنرل کو یہ خصوصی ہدایت جاری کی گئی کہ کلکتہ ہائی کورٹ میں اس رٹ پٹیشن کو خارج کرنے کے لئے فوری کارروائی کرے۔ چنانچہ مرکزی حکومت کی اس براہ راست مداخلت کے بعد ہائی کورٹ کے جج جسٹس شری بی سی بساک نے ۱۶ مئی ۱۹۸۵ء کو اس مقدمہ میں ۱۸ صفحات پر مشتمل اپنا اہم فیصلہ پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے واضح کیا کہ قرآن۔ بائیبل، گیتا اور گرنتھ صاحب جیسے دھارمک گرنتھوں کے بارے میں عام دنیوی عدالتیں کسی قسم کا فیصلہ صادر کرنے کی مجاز نہیں۔

دریں اثناء جیسے ہی مرکز احمدیت قادیان میں قرآن مجید کی عظمت اور اس کے تقدس کے خلاف معاندین اسلام کی اس ناپاک اور افسوسناک کارروائی کا علم ہوا ہر طرف شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ ایسا ہونا ضروری بھی تھا۔ کیونکہ جس جماعت کے قیام کا بنیادی مقصد ہی عظمت قرآن پاک کا قیام ہو وہ اس صحیفۂ مقدس کے خلاف کسی قسم کی معاندانہ تخریبی کارروائی کو بھلا کیسے برداشت کرسکتی ہے؟ چنانچہ اسی وقت جماعت کے ذمہ دار مرکزی عہدیداران کی ایماء پر صدر انجمن احمدیہ کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا جس میں اراکین مجلس نے اتفاق رائے سے یہ ریزولیوشن پاس کیا کہ کلکتہ ہائی کورٹ میں دائر مذکورہ رٹ پٹیشن کے خلاف ایک فریق بننے کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان فوری طور پر قانونی کارروائی کرے۔ چنانچہ اسی وقت جماعت احمدیہ کلکتہ کے ذمہ داران کو بذریعہ ٹیلیگرام یہ ہدایات بھجوائی گئیں کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے اس فیصلہ کی روشنی میں جلد از جلد قانونی کارروائی کر کے مطلع کریں۔

اس کے ساتھ محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ملک کے تمام مؤقر اخبارات کے لئے ایک پریس نوٹ بھی جاری کیا گیا جس میں افراد جماعت احمدیہ بھارت کی طرف سے قرآن مجید کے خلاف اس معاندانہ کارروائی پر شدید غم و غصے کا اظہار کر کے واضح کیا گیا کہ قرآن حکیم امن اور سلامتی کا ایک دائمی اور عالمگیر پیغام ہے۔ اندریں صورت مخالفین اسلام کی طرف سے اس پر جبر و تشدد کی انگیخت کا الزام عائد کرنا سراسر ظلم اور ناانصافی ہے!!

مزید برآں محترم صدر صاحب تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے جملہ افراد و صدر صاحبان اور مبلغین سلسلہ کو یہ خصوصی ہدایات بھی بھجوائی گئیں کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے حلقہ کی سرکردہ مسلمان شخصیتوں اور بااثر مسلم راہنماؤں سے ملاقات کر کے انہیں اس سلسلہ میں مشترکہ حکمت عملی طے کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے مکمل تعاون کی پیشکش کریں۔

کلکتہ ہائی کورٹ سے اس رٹ پٹیشن کے خارج ہو جانے کے بعد بھی جماعت احمدیہ کے مرکزی عہدیداران رٹ پٹیشن داخل کرنے والے افراد کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنے کے امکانات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ تاکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس قسم کے متعصب اور منفی رجحان کا مستقل طور پر قلع قمع کیا جاسکے۔

جماعتی سطح پر کی جانے والی یہ کارروائی بے شک اپنی جگہ انتہائی اہم اور ضروری ہے تاہم جہاں تک افراد جماعت کا تعلق ہے ہم اس وقت تک اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم اپنے اپنے دائرے میں قرآن مجید کی عظمت اور اس کے تقدس کے قیام کے لئے جی جان سے کوشاں نہیں ہو جاتے۔ احساس ذمہ داری کی اسی مشعل کو ہمارے سینوں میں فروزاں کرنے کے لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم میں سے ہر احمدی کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:-

"قرآن کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے اور جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔" (کشتی نوح ص۲)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس تعلق میں اپنی اہم اور عظیم ذمہ داریوں کو باحسن طریق پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خورشید احمد انور

عشاق طاہر ایدہ اللہ تعالیٰ لندن میں

ان کا منہ دیکھنے کو آتے ہیں — اور بہانے کئی بناتے ہیں
آپ روتے انہیں رلاتے ہیں — وصل کی کیا خوشی مناتے ہیں!
دائمی وصل ہو تو بات بنے — عارضی وصل تو رلاتے ہیں
آج کل ہے در زیارت وا — ہم تو ملتے ہیں آتے جاتے ہیں
لاکھوں احباب جو وطن میں ہیں — جو یہاں تک نہ پہنچ پاتے ہیں
یاد میں ان کی خود امام اپنے — ایک پل بھی نہ چین پاتے ہیں
ہجر کا درد تو وہی جانیں — جو لگاتے ہیں اور نبھاتے ہیں

ہجر پر مستزاد حال وطن — بات پر ہونٹ کپکپاتے ہیں
لٹ گئی ہے محافظوں سے قوم — راہبر راہزن کو پاتے ہیں
دب گئی ہیں شرافتیں ہر سو — ہر طرف چور دندناتے ہیں
دین و دنیا کے کر کے تلف حقوق — دین و آئین کو مٹاتے ہیں
سر بریدہ کھڑے ہیں اب ہم بھی — رب کے آگے جو سر جھکاتے ہیں
کلمہ، مسجد و اذاں پہ زد — جو بھی آتی ہے ہم بچاتے ہیں
کلمہ لکھتے ہیں دس دفعہ ہم لوگ — وہ اگر اک دفعہ مٹاتے ہیں
کلمہ اسلام کا بلالؓ بنا — مار کھاتے بھی پڑھتے جاتے ہیں
دین کا درد قوم کا بھی غم — ہم ہی رکھتے ہیں ہم ہی کھاتے ہیں
رہنمائی میں طاہر احمد کی — لڑتے جاتے ہیں بڑھتے جاتے ہیں
ظلم کی قوتیں ہوئیں پسپا — فتح کے دن قریب آتے ہیں

اے خدا جلد لا وطن میں انہیں
ہم ملیں دیس کے چمن میں انہیں
جن کا منہ دیکھنے کو آتے ہیں
اور بہانے کئی بناتے ہیں
آپ روتے انہیں رلاتے ہیں

راجہ نذیر احمد ظفر حال مسجد فضل لندن۔

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ شہادت ۱۳۶۴ ہش مطابق ۵ اپریل ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لاکر
ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی :-

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝

(حٰم سجدہ : ۶، ۷)

اور پھر فرمایا :-

قرطاس ابیض کا جو سلسلہ چل رہا ہے، اس میں پاکستان کی طرف سے شائع کردہ مختلف رسالوں میں سے بعض کا جواب دیا جا رہا ہے اور آج کے خطبہ کے لئے بھی میں نے اسی تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے چند اعتراضات کو چنا ہے اور ان ہی کا آج کے خطبہ میں جواب دوں گا۔

ایک اعتراض

حکومت پاکستان کو شکایت یہ ہے کہ :-

"مرزا صاحب کا ایک عجیب و غریب دعویٰ یہ ہے کہ ان کا روحانی قد و قامت، دیگر انبیاء سے کہیں بلند ہے اس قسم کے دعووں کی مثالیں دینے کے لئے ہم مرزا صاحب کی تحریروں میں سے بعض اقتباسات پیش کرتے ہیں۔"

(یعنی حکومت پاکستان) :-

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا (یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر ہے) جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھا سکتا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۳)

پھر ایک اور اقتباس تتمہ حقیقۃ الوحی کا دیتے ہوئے جو صفحہ ۸۴ پر درج ہے حکومت پاکستان اس اقتباس کو بھی اعتراض کا نشانہ بناتی ہے :-

"دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے کہ میں آدمؑ ہوں، میں نوحؑ ہوں، میں ابراہیمؑ ہوں، میں اسحاقؑ ہوں، میں یعقوبؑ ہوں، میں اسماعیلؑ ہوں، میں موسیٰؑ ہوں، میں داؤدؑ ہوں، میں عیسیٰ ابن مریمؑ ہوں، میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے اور میری نسبت جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ فرمایا۔ یعنی خدا کا رسول سب نبیوں کے پیرایوں میں۔ سو ضرور ہے کہ ہر نبی کی شان مجھ میں پائی جائے۔"

اس ایک اعتراض کے علاوہ ایک

دوسرا اعتراض

اٹھایا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی وحی کو دیگر انبیاء کی وحی کی طرح وحی قرار دیا ہے۔

دراصل یہ دونوں اعتراضات ایک ہی نوعیت کے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زمرۂ انبیاء میں شامل ہیں تو زمرۂ انبیاء کے متعلق قرآن کریم سے ہمیں دو قسم کی آیات ملتی ہیں۔ بعض آیات میں تو تمام انبیاء کے برابر ہونے کا ذکر ہے۔ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ کہ ہم رسولوں کے درمیان کسی قسم کا فرق نہیں کرتے یہ دعویٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں کی طرف منسوب فرمایا گیا۔ اور دوسری جگہ فرمایا تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ کہ یہی وہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔ تو اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زمرۂ انبیاء میں شامل ہیں تو ان دونوں آیات میں الٰہ [illegible]

دونوں اعتراضات کا جواب

موجود ہے وحی کے لحاظ سے رسولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ جو پاک وحی خدا کی طرف سے اترتی ہے ہر رسول کی طرف جو اس سے پہلے رسولوں کی طرف اتری تھی یا آئندہ رسولوں کی طرف اترنی تھی۔ اور خدا کے پاک کلام میں اس کی شان اور اس کی شوکت، اس کی صحت اس کی سچائی کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہوتا۔ جہاں تک مراتب کا تعلق ہے یہ بھی اللہ کا کلام ہے جس کو چاہے بلند مرتبہ عطا فرمائے جس کو چاہے کمتر مرتبہ عطا فرمائے اور انبیاء کو دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔ اب دیکھنا صرف یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو دعویٰ تھا اس دعوے کے اعتبار سے آپ کو یہ دعویٰ بھی زیب دیتا ہے کہ نہیں کہ آپ کو گزشتہ بعض انبیاء پر فضیلت ہے۔ جہاں تک آپ کے دعوے کا تعلق ہے آپ نے مسیح ہونے کا دعویٰ فرمایا اور مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا اور مہدی اور مسیح کے متعلق امت کے گزشتہ بزرگ علماء، اولیاء اللہ نے مجدد دین وقت نے جو لکھے لفظوں میں اس بات کا اعلان فرمایا کہ اس کا مقام انبیاء والا مقام ہوگا کسی عام انسان کا سا مقام نہیں ہوگا۔ بلکہ بعض نے تو صاف طور پر بڑا واضح طور پر یہ لکھا کہ وہ

گزشتہ بعض انبیاء سے بھی افضل

ہوگا۔ لیکن امام مہدی اور مسیح کا ذکر اگر چہ چھوڑ بھی دیں تو ایسے بھی امت میں بزرگ پیدا ہوئے جو نہ امام مہدی ہونے کے دعویدار تھے نہ مسیح ہونے کے دعویدار تھے لیکن انہوں نے ایسے ہی دعوے خود اپنی ذات کے متعلق کئے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔

"ہمیں مٹا دیتے ہیں آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے"
(تبلیغ رسالت جلد ۸ صفحہ ۹۲)

پیشکش :- گلوب ٹیپ ربڑ مینوفیکچررس ۲۳ پابندارا مسرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون :- 27-0444
تار :- "GLOBEXPORT"

چنانچہ جہاں تک وحی کا تعلق ہے امت محمدیہ میں وحی کا ذکر بھی اسی طرح ملتا ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی میں ملتا ہے۔ اور جہاں تک گذشتہ لوگوں پر فضیلت کا اور باقی نوع انسان پر فضیلت کا تعلق ہے یہ دعاوی بھی امت محمدیہ میں ایک سے زائد جگہ نظر آتے ہیں۔ وحی کے لحاظ سے میں دو مثالیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

حضرت محی الدین ابن عربی

نہ صرف وحی کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مجھے معراج ہوا اور اس میں مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی:

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ فَاَعْطَانِيْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ كُلَّ الْاٰيَاتِ وَقَرَّبَ عَلَيَّ الْاَمْرَ وَجَعَلَهَا مِفْتَاحَ كُلِّ عِلْمٍ فَعَلِمْتُ اَنِّيْ مَجْمُوْعُ مَنْ ذُكِرَ لِيْ (الفتوحات المکیہ جزء ۳ صفحہ ۳۵۰)

(ترجمہ) "کہتے ہیں تو کہہ دے کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا ہم پر اور جو نازل کیا گیا ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اُن کی اولاد پر اور اس پر جو دیا گیا موسیٰ عیسیٰ اور تمام انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے ہم نہیں فرق کرتے کسی کے درمیان ان میں سے اور ہم خدا کے لئے کامل فرمانبردار ہیں۔"

پھر فرماتے ہیں:

"پس اس آیت میں اُس نے مجھے تمام نشان دیئے اور میرے لئے روحانی امر کو قریب کر دیا اور اس نے اس آیت کو میرے لئے ہر علم کی کنجی بنایا پس میں نے جان لیا کہ میں ان تمام انبیاء کا مجموعہ ہوں جن کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔"

حضرت خواجہ میر درد دہلوی

نے بھی اپنی کتاب "علم الکتاب" میں "تحدیث نعمت" کے عنوان کے تحت چند الہامات کا ذکر کیا ہے۔ جو اپنے مرتبہ میں پہلے الہامات کی شان رکھتے ہیں کیونکہ قرآن کریم کی آیات ہی کی شکل میں آپ کو بھی الہامات ہوئے چنانچہ ایک الہام یہ درج ہے:

"وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ"

پھر فرماتے ہیں ایک اور الہام ہوا:

"اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ فِيْ زَمَانٍ يُوَجِّهُ اللّٰهُ بِنَا وَاِيَّانَا"

پھر الہام ہوا:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

جہاں تک

حضرت مسیح پر فضیلت کا ذکر

ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی حکمت بھی خود بیان فرمائی اور وہ حکمت اس نوع کی ہے کہ آج بھی کوئی باشعور انسان جو اسلام پر ایمان رکھتا ہو اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی فضیلت پر ایمان رکھتا ہو۔ اس حکمت پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ ایمان کو کھوئے بغیر اعتراض نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جو دلیل آپ نے قائم فرمائی وہ یہ ہے۔ اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ جبکہ مجھ کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ایک

خدمت سپرد کی گئی ہے اس وجہ سے کہ ہمارا آقا اور مخدوم تمام دنیا کے لئے آیا تھا۔ اس عظیم الشان خدمت کے لحاظ سے مجھے وہ قوتیں اور طاقتیں بھی دی گئی ہیں جو اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے ضروری تھیں۔ اور وہ معارف اور نشان بھی دیئے گئے ہیں جن کا دیا جانا اتمام حجت کے لئے مناسب وقت تھا۔ مگر ضروری نہ تھا کہ حضرت عیسیٰ کو وہ معارف اور نشان دیئے جاتے کیونکہ اس وقت ان کی ضرورت نہ تھی۔ اس لئے حضرت عیسیٰ کی سرشت کو وہ قوتیں اور طاقتیں دی گئیں جو یہودیوں کے ایک تھوڑے سے فرقے کی اصلاح کے لئے ضروری تھیں اور ہم قرآن شریف کے وارث ہیں جس کی تعلیم جامع تمام کمالات ہے اور تمام دنیا کے لئے ہے مگر حضرت عیسیٰ صرف توریت کے وارث تھے جس کی تعلیم ناقص اور مختص القوم تھی۔ اسی وجہ سے انجیل میں اُن کو وہ باتیں تاکید کے ساتھ بیان کرنی پڑیں جو توریت میں مخفی اور مستور تھیں لیکن قرآن مجید سے ہم کوئی امر زائد بیان نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس کی تعلیم اتم اور اکمل ہے اور وہ توریت کی طرح کسی انجیل کی محتاج نہیں ہے۔"

جہاں تک دیگر بزرگوں کے دعاوی کا تعلق ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا اور یہ اقتباس میں الشیخ داؤد بن محمود القیصری کی شرح "فصوص الحکم" سے لے رہا ہوں اس کے مقدمہ میں آپ لکھتے ہیں حضرت علی کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہ آپ نے فرمایا:

"اَنَا نُقْطَةُ بَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ اَنَا جَنْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ فَرَّطْتُمْ فِيْهِ وَاَنَا الْقَلَمُ وَاَنَا اللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ وَاَنَا الْعَرْشُ وَاَنَا الْكُرْسِيُّ وَاَنَا السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُوْنَ"۔ (مقدمہ صفحہ ۳۲ فصل ۸)

کہ حضرت علی نے یہ دعویٰ فرمایا کہ میں بسم اللہ کی باء کا نقطہ ہوں میں خدا کا وہ پہلو ہوں جس کے متعلق تم نے کوتاہی سے کام لیا۔ میں قلم ہوں، میں لوح محفوظ ہوں، میں عرش ہوں، میں کرسی ہوں، میں ساتوں آسمان اور زمین ہوں۔

ایک شیعہ امام

حضرت امام جعفر صادق

جو اہل تشیع کے چھٹے امام ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ کے شاگرد بھی تھے آپ امام مہدی کی طرف منسوب کر کے یہ بات بیان فرماتے ہیں۔ بطور پیشگوئی کے فرماتے ہیں کہ جب امام مہدی آئے گا تو وہ یہ دعویٰ کرے گا:

(ترجمہ): "اے تمام لوگو! جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کو دیکھنا چاہے وہ یاد رکھے کہ وہ ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ میں ہوں (یہ پیشگوئی ہے شیعوں کے چھٹے امام اور امت محمدیہ کے بہت بڑے بزرگ حضرت امام جعفر صادقؒ کی) اور جو موسیٰؑ اور یوشعؑ کو دیکھنا چاہے وہ موسیٰؑ اور یوشعؑ میں ہوں اور جو عیسیٰؑ اور شمعونؑ کو دیکھنا چاہے وہ عیسیٰؑ اور شمعونؑ میں ہوں۔ اور جو محمد اور امیر المومنین کو دیکھنا چاہے وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور امیر المومنین میں ہوں۔ اور جو حسنؓ اور حسینؓ کو دیکھنا چاہے وہ حسنؓ اور حسینؓ میں ہوں اور جو حسینؓ کی نسل سے ائمہ کو دیکھنا چاہے وہ ائمہ میں ہوں۔"

پس حکومت پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ اقتباسات پیش کر کے احمدیت کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
پیشکش
SK. GHULAM HADI & BROTHERS.
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
CHANDAN BAZAR, P.O. BHADRAK DIST:- BALASORE (ORISSA) PHONE 122 & 253

والسلام کی سچائی کی دلیل کے طور پر یہ دلیل پیش کی کہ امام مہدی کے اگر یہ مقامات تھے اور یہ ...... اور گزشتہ بزرگوں نے پیشگوئی میں یہ فرمایا تھا تو سچے امام کے لئے ضروری تھا کہ یہ دعوے کرے۔ اگر وہ امامت کا دعویٰ تو کرتا اور یہ دعاوی نہ کرتا تو وہ جھوٹا ثابت ہوتا نہ کہ سچا ثابت ہوتا۔ بصورت دیگر یہ ائمہ جھوٹے ہیں جنہوں نے یہ پیشگوئی کی۔ دونوں باتوں میں سے ایک تمہیں اختیار کرنی پڑے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا اقرار کرنا پڑے گا جس طرح حضرت امام جعفر صادق کی نیکی اور بزرگی کا اقرار کرنا پڑتا ہے اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھوٹا قرار دو گے ان دعاوی کے نتیجہ میں تو پھر حضرت امام حسین کی سچائی اور بزرگی کا بھی انکار لازم آتا ہے لیکن یہ سلسلہ دعاوی کا ختم نہیں ہوتا۔

امام خمینی صاحب

جو اس وقت شیعہ امام ہیں یا نائب امام کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ وہ تو یہاں تک کہتے ہیں شیعہ ائمہ کے متعلق (امام مہدی کے متعلق نہیں، عام شیعہ ائمہ کے متعلق) :-

"یہ بات ہمارے مذہب کی لازمی باتوں میں سے یہ ہے کہ ائمہ کے مقام تک نہ تو کوئی مقرب فرشتہ پہنچا ہے نہ کوئی نبی یا مرسل۔" (ولایۃ الفقیہ بالحکومۃ الاسلامیۃ صفحہ ۳۵)

حضرت شیخ عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

نے بھی اگرچہ مسیح کا دعویٰ کیا نہ مہدی کا دعویٰ کیا۔ لیکن اُمت محمدیہ کے بزرگوں نے (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) ان کو خدا نے جو بلند مقامات عطا فرمائے ہیں وہ اتنے عظیم الشان کہ آج کل علماء عرفان سے عاری ظاہر پرست مولوی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق شیخ نور الدین صاحب ابو الحسن علی بن یوسف اپنی تالیف "بہجۃ الاسرار" کے صفحہ ۲۲ میں لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر صاحب نے فرمایا

"الانس لهم مشائخ والجن لهم مشائخ والملائكة لهم مشائخ وانا شيخ الكل"

پھر فرمایا

"لا تقيسوني باحدٍ ولا تقيسوا عليّ احداً"

کہ انسان کے بھی مشائخ ہوتے ہیں۔ اور جنوں کے بھی مشائخ ہوتے ہیں اور ملائکہ کے بھی مشائخ ہوتے ہیں۔ اور میں ان تمام کا شیخ ہوں۔ مجھ کسی پر قیاس نہ کرو اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرو۔

اسی طرح

نواب صدیق حسن خان صاحب

ابن سیرین کا یہ قول اپنی کتاب حجج الکرامۃ صفحہ ۳۸۶ پہ درج کرتے ہیں :-

(ترجمہ) "وہ کہتے ہیں کہ اس اُمت میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا جو ابوبکر اور عمر سے بھی بہتر ہوگا۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ ان دونوں سے بہتر ہوگا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں قریب ہے کہ وہ بعض انبیاء سے بھی افضل ہو اور ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں اس خلیفہ سے ابوبکر اور عمر افضل نہیں ہوں گے۔ امام سیوطی نے اس قول کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔"

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

جن کا نام بڑے احترام کے ساتھ اسی کتابچہ میں درج ہے جو جماعت کے خلاف شائع کیا گیا ہے۔ اور ان کو ایک سند قرار دیا گیا ہے۔ اور ایک عظیم الشان فلسفی قرار دیا گیا ہے جو اُمت کی مصالح کو خوب سمجھتا ہے آپ فرماتے ہیں اور ذکر کرتے ہیں آنے والے مسیح موعود کے مقام کا

"یعنی مسیح موعود اس بات کا حق دار ہے کہ اس میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار منعکس ہوں۔ عام لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جب مسیح موعود نازل ہوگا تو محض اُمتی فرد ہوگا۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہ اسم جامع محمدی کی شرح اور آپ کا سچا عکس ہوگا۔ ٹرو کاپی (TRUE COPY) پس کہاں وہ اور کہاں محض ایک اُمتی۔" (الخیر الکثیر صفحہ ۳۶ و صفحہ ۲۳۷)

حضرت امام عبد الرزاق کاشانی

"شرح الکاشانی علی فصوص الحکم" میں فرماتے ہیں مہدی آخر الزمان شرعی احکام میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا تابع ہوگا:-

(ترجمہ) "یعنی مہدی آخر الزمان شرعی احکام میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوگا۔ لیکن معارف، علوم اور حقیقت میں تمام انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہوں گے۔ کیونکہ اس کا باطن محمد علیہ السلام کا باطن ہوگا۔"

(شرح الکاشانی علی فصوص الحکم صفحہ ۳۵)

پھر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں :-

"(ترجمہ) یعنی بروز حقیقی کی ایک قسم یہ ہے کہ کبھی ایک شخص کی حقیقت میں اس کی آل اور اس کے متوسلین داخل ہو جاتے ہیں۔ جیساکہ ہمارے نبی صلعم کے مہدی سے تعلق میں اس طرح کی بروزی حقیقت وقوع پذیر ہوگی۔"

ایک یہ بھی اعتراض ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا بروز قرار دیا ہے تو جہاں تک اُمت محمدیہ کے مسلمہ بزرگوں صاحب کشف والہام بزرگوں، ایسے بزرگوں کا تعلق ہے جو

اپنے وقت کے اقطاب

تھے جو اپنے وقت کے مجددین تھے۔ جن کو اُمت میں ایسے عظیم مراتب عطا ہوئے کہ ان کی شان کا تو کیا سوال ان کی جوتیاں اٹھانے کے قابل بھی آج آپ کے علماء نظر نہیں آئیں گے۔ یہ تمام اقوال ان کے ہیں۔ بس اب دو ہی باتیں ہیں فیصلے کے لئے یا تو اُسی چھری سے ان کو بھی ذبح کرنے کی جرأت کرو۔ یا تم اسی مہر سے ان پر بھی کفر کے فتوے لگاؤ جس طرح تم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فتوے لگائے اگر انصاف اور تقویٰ تم میں ہے تو وہی باتیں جو پہلے کہہ گئے ان پر بھی یہ چھری چلاؤ۔ اور صرف یہی نہیں تم نے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان دعاوی کے نتیجہ میں آپ کے تمام ماننے والوں کو بھی گردن زدنی قرار دے دیا۔ تم نے یہ فیصلہ دیا کہ جائز ہے کہ اب ان کے گھر لوٹے جائیں، ان کے اموال کو آگیں لگائی جائیں، ان کے اندوختے تباہ کر دیئے جائیں ان کے بیوی بچوں کو ان کی نگاہوں کے سامنے قتل کیا جائے اور اگر بیوی بچے پہلے زندہ رہیں تو ان کے والدین کو ان کے سامنے قتل کیا جائے۔ یہ سب جائز ہے کیونکہ ان کے امام نے یہ دعوے کئے تھے تو پھر پہلے ائمہ کے ماننے والوں سے بھی یہی سلوک کرو۔ مگر نہیں تمہیں جرأت نہیں ہے تم تقویٰ سے عاری ہو۔ محض زبان درازی کا تمہیں اختیار ہے۔ اس سے آگے تمہیں کوئی اختیار نہیں ہے۔ سیدھی معقول بات یہ ہے کہ امام مہدی کے متعلق یہ مسلمہ عقیدہ ہے ان بزرگوں کا جن کے میں نے نام لئے ہیں کہ اس کا یہ مقام ہوگا۔ وہ یہ باتیں کرے گا۔ پس ایک امام مہدی کے دعویدار کے لئے ضروری ہے یہ اس کی سچائی کی پہچان ہے نہ کہ اس کے جھوٹ کی پہچان ہے۔ اگر وہ دعویٰ کرتا اور ...

ارشادِ نبوی ﷺ

اعتکف وصُم

(ترجمہ)

اعتکاف میں بیٹھو اور ساتھ ہی روزہ بھی رکھو

محتاج دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹرا)

میں یہ نہیں ہوں. تو تم اُسے. اور تم ہی اُس کو شکست کرتے. اگر تم یہ دعوے نہیں کرتے تو تم لازماً جھوٹے ہو. کیونکہ اس سے پہلا اُمم تمہارے متعلق یہ یہ کچھ فرما گئے ہیں

ایک اور اعتراض کہ

ایک بھونڈا اعتراض

آپ پر یہ کیا گیا ہے کہ :-

"جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں مرزا غلام احمد نے ابتداً نبوت کے دعویٰ کی حقیقی خواہش کا واضح طور پر اظہار نہیں کیا. انہوں نے آغاز ختم نبوت کے بارے میں ذہنی انتشار پیدا کرنے سے کیا پھر بتدریج لیکن تیزی سے اپنی منزل مقصود تک بڑھتے چلے گئے. بڑھتے تذبذب اور متضاد اظہارات کے بعد انہوں نے بالآخر نبی ہونے کا دعویٰ کیا."

پھر ایک اور اعتراض یہ کرتے ہیں کہ :-

"اپنی جوانی کے زمانہ میں مرزا صاحب مریض اور اعصابی دورے کی بیماری میں مبتلا رہے. مخالفین مرگی کہتے ہیں. کبھی کبھی ہسٹیریا کے دوروں کی وجہ سے بیہوش ہو جایا کرتے تھے. انہیں ذیابیطس کا مرض بھی تھا اور یہ بات بڑی دلچسپ ہے کہ بعد میں انہوں نے اپنی دو بیماریوں یعنی مراق اور ذیابیطس کو اپنے حق میں ایک دلیل بنا کر گھڑ لیا اور انہوں نے لکھا دیکھو میری بیماری کے متعلق بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی جیسا کہ حق تھا وقوع میں آئی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی."

سوال یہ ہے کہ یہ دو قسم کے مختلف اعتراضات کس نے پیدا کر رکھے ہیں وہ لوگ جو مذہبی تاریخ کا کچھ علم رکھتے ہیں. اور خصوصاً مستشرقین کے لٹریچر سے واقف ہیں ان کے ذہنوں میں ایک گھنٹی سی بجی ہو گی کہ ہم نے تو یہ باتیں پہلے بھی سن رکھی ہیں. ایسے ہی الفاظ ایسے ہی بودے اور یہ حملے تو پہلے بھی ہو چکے آتے ہیں کہاں سے. وہ کس نے کئے تھے یہ اعتراض کی ادائیں ان لوگوں نے کس سے سیکھی ہیں؟ اس کے متعلق گھر کے بھیدی سے بڑھ کر اور کوئی راہ نمائی نہیں کر سکتا چنانچہ میں اخبار اہل حدیث صفحہ ۲ کالم دوم ۲۴ر مارچ ۱۹۱۱ء کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں. جہاں

چور پکڑا جاتا ہے

اور یہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ کے زمانہ کی بات ہے کہ اس اخبار میں خلیفۃ المسیح اوّل کو یہ چیلنج دیا گیا تھا مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں غور سے سنیئے :-

"ہمارا حق ہے کہ ہم آپ کے مشن پر وہ سوالات کریں جو آپ کے رسول کی رسالت کے منافی ہوں. جس طرح عیسائی اور آریہ وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر اعتراض کرتے ہیں."

رنگ بھی سیکھے تو کس سے سیکھے؟ مخالفت کے ڈھنگ بھی اختیار کئے تو کس کے بتائے ہوئے؟ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم والی مخالفت اختیار نہیں کرتے. انبیاء گذشتہ کی مخالفت کا طریق اختیار نہیں کرتے. سیکھتے ہیں تو آریوں اور عیسائیوں سے سیکھتے ہیں اُن ناپاک حملوں کے طریق جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر کیا کرتے تھے پس اس نشاندہی کے بعد اب ہمارے لئے ان حملوں کو سمجھنا بہت آسان ہو جاتا ہے.

ولیم میور

ہر بھی دعاوی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر یہ اعتراض کرتا ہے اپنی کتاب لائف آف محمد میں صفحہ ۴۹-۴۷ جس ایڈیشن میں سے یہ لیا گیا ہے کہتا ہے :-

"ہم یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ محمد شک اور ہچکچاہٹ کے ایک دور میں سے گزرنے کے بعد (لفظاً لفظاً وہی اعتراض) یہ کہنے لگا کہ یہ خدا کا پیغام ہے درپیں اثناء اس نے یہ کہا کہ یہ سب خدا کے نام کی خاطر ہے یہ مقام اس کی تمام زندگی پر چھا گیا اور اس کی حرکات میں مدغم ہو گیا وہ ایک خادم بنا رسول بنا. اور پھر خدا کا نائب

اس کے مشن کے دائرے ہمیشہ بڑھتے رہے ان کو بنیادی نہیں اصولوں پر قائم رہی."

اب نام بدل لیں ولیم میور کا اور اس کی جگہ ان کے مصنف کا نام رکھ دیں کوئی فرق نہیں اور پھر کہتا ہے.

"کہ میں کسی حاکم اعلیٰ کی غیر موجودگی اور آپس میں بٹی ہوئی حکومت نے تم کو اس فیصلے کا موقعہ دیا" (اور یہاں تو نہیں مگر دوسری جگہ یہ لکھتے ہیں کہ) "انگریزوں کی حکومت نے ان کو یہ موقعہ دیا."

اور پھر وہ لکھتا ہے."

"مدینہ آنے کے چند ماہ بعد محمد نے یہودیوں کو روزہ رکھتے ہوئے دیکھا اور جلدی سے اپنے لوگوں کے لئے اپنا لیا اس سے پہلے یہ اسلامی حکم نہ تھا یہ اسی دوران نافذ ہوا. جب محمد اپنے دین کو یہودیوں کے تہواروں کے ساتھ ساتھ رکھنا چاہتا تھا."

اور

جہاں تک بیماریوں کا تعلق ہے

وہی ناپاک مراق اور ہسٹیریا اور مرگی کے ذلیل اعتراض کس پہ کرتا ہے آپ جانتے ہیں؟ کائنات کے مقصود پہ جس کی خاطر زمین و آسمان کو پیدا کیا گیا. سید ولد آدم پہ جو تمام نبیوں سے افضل تھا جس کی خاطر یہ کائنات وجود میں لائی گئی اور جس کی حکمت اور جس کی متانت اور جس کی ذہانت ایسی تھی کہ خدا نے خود فرمایا کہ یہ ایک نور تھا کہ اگر آسمان سے شعلہ الہام نہ بھی نازل ہوتا تب بھی یہ نور جگمگا اُٹھنے کے لئے تیار کھڑا تھا کہتے ہیں :- "پیغمبر از حد الجھا ہوا (نعوذ باللہ من ذالک) اور اعصابی مریض تھا اندھیرے سے خوفزدہ" لعنۃ اللہ علی الکاذبین. میں تو اس حوالے کو پڑھ بھی نہیں سکتا اور بیماری کے متعلق اگر آپ نے دیکھنا ہو تو پادری

سی. جی فونڈر

کی کتاب "میزان الحق" صفحہ ۵۹ اور صفحہ ۶۳ کا مطالعہ کر لیں اگر آپ میں ہمت ہے. اُس بے غیرت نے اس چسکے کے ساتھ ایسے مزے لے لے کر بعض احادیث پہ بنا رکھ کر اور بار بار یہ بتا کر کہ دیکھو میں نہیں کہتا یہ تمہارے بزرگ تمہارے محدثین تمہارے بڑے بڑے فقہ کے استاد اور تمہارے بڑے بڑے مؤرخین لکھ چکے ہیں اور حوالے پر حوالے دیتا چلا جاتا ہے ایسے فرضی حکایات کے جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں. اور یا اس حقیقت کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں بعض غلط نتائج نکالتا ہے جو حدیث سے ثابت ہیں بہر حال یہ روایت جس میں نعوذ باللہ من ذالک مرگی کا نقشہ ہی نہیں بلکہ

نہایت ہی کمینے اور ذلیل الفاظ میں

نقشہ کھینچا گیا ہے یہ تو میں پڑھ نہیں سکتا لیکن اگر ان میں جرأت ہمت ہے اور

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۱ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
(فون نمبر ۶۹۰۷۱۷)

غالباً انہوں نے یہ لکھی باتیں انہیں سے ہی ہیں۔ تو وہ خود پڑھ سکتے ہیں ان باتوں کو۔

جہاں تک بیماریوں کا تعلق ہے، ایک اور بڑی لطف کی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان دو بیماریوں کا ذکر کرکے یہ بڑے فخر سے کہہ رہے ہیں کہ یہ نبوت کا دعویدار ہے۔ بیمار بشر کمزور ان بیماریوں میں ملوث۔ اور خود اُن انبیاء پر جن پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ وہ خدا کے سچے نبی تھے اُن پر بیماریوں کے ایسے ایسے بہتان باندھتے ہیں جن میں کوئی بھی حقیقت نہیں۔ اُن بہتانوں میں وہ ہیں جو خود مسلمان علماء نے باندھے ہوئے ہیں۔ بعض اسرائیلی روایات کی بناء پر میں چند آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

حضرت ادریسؑ

کے متعلق سنئیے یہ نبی کا نقشہ جو ان کے ذہن میں اُبھرا ہوا ہے، کہتے ہیں۔ "وَكَانَتْ إِحْدَىٰ عَيْنَيْهِ أَعْظَمَ مِنَ الْأُخْرَىٰ" (الاتقان جزء ثانی) کہ آپ کی ایک آنکھ بڑی تھی اور ایک چھوٹی تھی۔ پھر وہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تو آخر پر اندھے ہی ہو گئے تھے اور یہ تو خیر ابھی معمولی بات ہے۔ اب سنئیے

حضرت ایوبؑ

کے متعلق تفسیر جلالین کا حوالہ۔ اور وہ نقشہ جو حضرت ایوب کی بیماری کا وہ کھینچتے ہیں۔ .... ترجمہ اس کا یہ ہے کہ شیطان نے آپ کے نتھنوں میں پھونک ماری۔ یعنی اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں تو فرماتا ہے کہ ہم پھونکتے ہیں انبیاء کے اندر اور ان کو ایک نئی روحانی زندگی عطا کرتے ہیں۔ اپنی روح سے پھونکتے ہیں۔ اور ان کا تصور یہ ہے کہ شیطان نے نعوذ باللہ من ذالک حضرت ایوب کے نتھنوں میں پھونک ماری اور آپ کا بدن بھڑک اُٹھا اور اس کی وجہ سے بڑے بڑے پھوڑے جو دنبوں کی دم کی طرح بڑے تھے نکل آئے۔ اور جسم میں سخت کھجلی شروع ہو گئی۔ پہلے آپ نے ناخنوں سے کھجلانا شروع کیا حتیٰ کہ وہ گر گئے۔ پھر ٹاٹ لے کر کھجلایا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ بھی گھس گئے۔ پھر ٹھیکریوں اور سخت پتھروں کو استعمال کرتے رہے اور کھجلی میں کمی نہ آئی حتیٰ کہ آپ کا تمام بدن کٹ گیا اور بدبودار ہو گیا جس کی وجہ سے گاؤں والوں نے آپ کو نکال باہر کیا اور ایک روڑی پر پھینک دیا۔ (یہ ترجمہ ان ہی کا ہے اس لئے میں لفظ روڑی پڑھ رہا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ گند کے ایک ڈھیر پر غلاظت کے ایک ڈھیر پر نعوذ باللہ شہر والوں نے بستی والوں نے حضرت ایوب کو باہر نکال کر پھینک دیا) اور ایک چھت بنا دی۔ اور سوائے آپ کی بیوی کے سب نے آپ سے قطع تعلق کر لیا۔"

جن کی نبوتوں کے یہ تصورات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پاک انبیاء پر ایسے گندے حملے کرنے سے باز نہیں آتے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسا حملے کر دیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ آپ کو اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں، حقیقت یہ ہے کہ اس ساری صورتحال میں جماعت احمدیہ کے لئے ایک حمد اور اطمینان کا پہلو بھی ہے وہ اس طرح کہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آڑ

تمام دنیا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گندے حملے کیا کرتی تھی۔ ایک پہلوان اٹھا قادیان سے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کے عشق میں دیوانہ تھا۔ اس نے شدت سے آپ کی طرف سے دفاع کیا اور ایسے سخت حملے دشمنوں پر کئے کہ ہر دشمن کی توجہ آپ کی طرف ہو گئی اور وہ تیر جو ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلعم پر چلا کرتے تھے وہ مسیح موعود نے اپنے سینہ پر لے لئے۔ اور اس وقت سے آج تک تمام دشمنان اسلام خاموش ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور سب کی توجہ گندے حملوں کے لئے ہمارے آقا حضرت مسیح موعود کے غلام کی طرف ہو گئی۔ یہ شان ہے جماعت احمدیہ کی قربانیوں کی۔ یہ عظمت ہے ہماری دعاؤں کی سچائی کی۔ پس ان حملوں میں بھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوپر رحمت اور درود کے گلدستے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب صدیوں کی تاریکیاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملے کر رہی تھیں وہ تیر جو ہمارے آقا و مولیٰ سید ولد آدم کی ذات کی طرف چلائے جاتے تھے۔ وہ گند جو آپ پر اچھالا جاتا تھا خدا کی قسم خدا کی تقدیر ان چیزوں کو پھولوں اور رحمتوں اور درود و صلوٰۃ میں تبدیل فرمایا کرتی تھی۔ جتنی گالیاں خدا کے نام پر آپؐ کو دی گئیں اس سے لاکھوں کروڑوں گنا آسمان پر رحمتیں بھیجتا رہا۔ پس مبارک ہو تمہیں جو اس مجاہد اعظم کی غلامی کا دم بھرتے ہو جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے جانے والے سارے حملوں کو اپنی چھاتی پر لے لیا اور کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کی کہ آپ کی ذات پر کیا گذرتی ہے

جہاں تک زرد چادروں کا تعلق ہے

جہاں تک اس تاویل کا تعلق ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دو زرد چادروں میں لپٹے ہوئے آسمان سے نازل ہوتے دیکھا تو اس کے متعلق تو دو ٹوک فیصلہ پہلے ہو چکا ہے۔ دو ہی صورتیں ہیں کہ یا تو اس کشف کی یا پیشگوئی کی ایک تعبیر کی جائے اور یا اسے ظاہر پر محمول کیا جائے اور اگر ظاہر پر محمول کیا جائے تو پھر اس آنے والے نبی کی کیا شکل بنے گی۔ اس کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ میں آپ کو پڑھ کر سناؤں گا۔ اور اگر ظاہر پر محمول نہ کیا جائے بلکہ اس میں ایک عارفانہ پیغام ڈھونڈنے کی کوشش کی جائے تو پھر امت محمدیہ کے بزرگ پہلے بھی یہ لکھ چکے ہیں کہ (ترجمہ) "اگر خواب میں یا نظارے میں کسی کو زرد کپڑوں میں ملبوس دیکھو تو اس سے مراد بیماری ہی ہوتی ہے" (تعطیر الانام جزء اول صفحہ ۹۴)

پس جہاں تک تو اس پیغام کے عرفان کا تعلق ہے اس کے سوا اس کا ترجمہ ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن یہ جو ظاہر پرست ہیں اگر انہوں نے ضرور ظاہر پر محمول کرنا ہے اور حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یا آنے والے مسیح کو واقعتاً جوگیوں کی طرح زرد کپڑوں میں ملبوس دیکھنا ہے تو اس کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا فتویٰ سن لیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے یہ روایت ہے:۔

(ترجمہ) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو زرد کپڑوں میں ملبوس دیکھا (ایک کپڑے میں بھی نہیں بیان کپڑے ہیں) تو آپ نے فرمایا کہ ہرگز ایسا نہیں کرنا۔ یہ کفار کا لباس ہے۔"

تو مجھے تو وہی محاورہ لگتا ہے کہ جیسی روح ویسے فرشتے۔ ہماری روحوں کو تو کفار کا مسیح قبول نہیں۔ ہماری روحوں کو تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا مسیح قبول ہے۔ اور امت محمدیہ کے لئے ہمیشہ کے لئے یہ حکم ہے کہ زرد کپڑوں میں تم نے نہیں پھرنا کیونکہ یہ کفار کا لباس ہے۔ پس اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی امت کا مسیح چاہتے ہو تو اس کے سوا چارہ نہیں ہے تمہارے لئے کہ آنے والے مسیح کا تصور پاک اور صاف کرو اور جیسا کہ علم رؤیا کے اصولوں سے ثابت ہے کہ آنے والے مسیح کے متعلق یہ یقین کرو کہ اس میں ایک تعبیر طلب پیغام تھا اس پیشگوئی میں۔ اور زرد کپڑوں سے مراد سوائے بیماری کے اور کچھ ہو نہیں سکتا۔ لیکن اگر تم نے اصرار کرنا ہے اور ظاہری طور پر زرد کپڑوں میں دیکھنا ہے تو پھر تمہیں تمہارا مسیح مبارک ہو اور ہمیں وہی مسیح منظور ہے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے احکامات کے تابع ہے۔ اور سر مو بھی اس کی زندگی کا ایک ادنیٰ سا جزو بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

اطاعت سے کبھی باہر نہیں گیا۔

آج کے خطبہ کے لئے جلسے کی مناسبت سے میں نے مختصراً یہی دو اعتراض چن رکھے تھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ بعد میں جاری رہے گا۔ اور جہاں تک اس

جلسے کی آخری تقریر

کا تعلق ہے، کیونکہ خاتم النبیین کے موضوع پر متعدد اعتراض اٹھائے گئے ہیں اور حیرت انگیز تلبیس سے کام لیا گیا ہے اور وہ ایک خطبہ میں جواب دیا جا ہی نہیں سکتا۔ اس لئے اس جلسے کی آخری تقریر کے لئے میں نے خاتم النبیین کا موضوع چنا ہے۔ مگر اس کا ہر پہلو نہیں بلکہ صرف وہ پہلو لئے ہیں جن پر اس رسالے میں اعتراض اٹھائے گئے ہیں۔ اور وہ بھی اتنے بنتے ہیں کہ اللہ توفیق دے کہ وقت کے اندر میں ان کو ختم کر سکوں ورنہ وہ مواد بہت زیادہ ہے

اب آخر پر میں آج کے جلسے سے متعلق صرف اتنا کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد سے ہمارے دل بھرے ہوئے ہیں۔ کہ اس نے آج ہمیں اس تاریخی جلسے میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی ہے جو عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ اگرچہ اس کو ہم نے مرکزی جلسہ تسلیم نہیں کیا۔ کیونکہ مرکزی جلسہ تو ربوہ ہی میں ہوتا ہے۔ ربوہ ہی میں ہوگا انشاء اللہ۔ اگر ایک سال ہمیں محروم کر دیا ہے جلسے سے تو کوئی حرج نہیں ہم انتظار کریں گے۔ اور

مرکزی جلسہ انشاء اللہ ربوہ ہی میں ہوگا

چونکہ یہ ہمارا بنیادی حق ہے۔ اس لئے میں نے یہ اعلان کروایا کہ اس کا نام ہم مرکزی جلسہ نہیں رکھیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کا ایک پھل تو یہ عطا فرما دیا کہ ایک اور اہم اجتماع جماعت احمدیہ کا جو مرکزی نوعیت رکھتا ہے یعنی مجلس مشاورت۔ حکومت مجبور ہوگئی کہ مجلس مشاورت کو وہاں منعقد کرنے کی اجازت دے اور جماعت احمدیہ کا یہ حق تسلیم کرے کہ ہم دوسرے پاکستانی شہریوں کی طرح اس بات پر آزاد ہیں کہ اپنے مذہبی تہوار اپنے مذہبی جلسے اور اجتماعات اپنے مرکز میں منعقد کریں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان اور اس کا فضل ہے لیکن جہاں تک لوگوں کے تاثر کا تعلق ہے باوجود یہ کہنے کے کہ یہ مرکزی جلسہ نہیں ہے، بہت دور دور سے بہت زیادہ تکلیفیں اٹھا کر اور خرچ برداشت کر کے جماعت احمدیہ کے عاشق اور دیوانے آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اور انگلستان کی تاریخ میں یہ اپنی نوع کا ایک ایسا جلسہ ہے اور ایک ایسی تاریخ بن رہی ہے جو دہرائی نہیں جائے گی پھر یہ صورتیں جو آج آپ اس جلسے میں دیکھ رہے ہیں یہ پھر بار بار آپ کو نظر نہیں آئیں گی۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ جلسے میں آپ وہاں آئیں گے جس طرح پہلے آیا کرتے تھے۔ لیکن ان نظاروں سے محظوظ ہوں، لطف اٹھائیں، ایک بات نہ بھولیں کہ جب آپ ان نظاروں سے محظوظ ہو رہے ہوں تو

اپنے ان پاکستانی بھائیوں کیلئے بہت زیادہ دعائیں کریں

بڑے دکھ میں مبتلا ہیں۔ بڑی تکلیف میں ہیں۔ سحر کے یہ دن ایک لمبی رات میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ اور ان سے برداشت نہیں ہو رہا۔ میں جانتا ہوں کہ اتنی تکلیفیں اٹھا کر ایسے ایسے غریب لوگ جنہوں نے اپنا گاؤں کبھی نہیں چھوڑا تھا کبھی سوائے اتفاقی کسی مجبوری کے وہ شہر سے بھی اپنے باہر نہیں جایا کرتے تھے۔ وہ بہت سے خرچ اٹھا کر بہت سی تکلیفیں اٹھا کر یہاں تشریف لائے ہیں تو ان کے آرام کا بھی پوری طرح خیال رکھیں اور میں جانتا ہوں کہ آپ کو بہت احساس ہے۔ اور ان کے ساتھ محبت سے پیش آئیں۔ اور ہر قسم کے آرام کے لئے کوشش کریں اور ان کی خاطر ان کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ کیونکہ آج یہ

احمدیت کی صداقت کا نشان بن کر آئے ہیں۔ اور دعائیں کریں کہ خیر و عافیت سے سارے یہاں رہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ برکتوں سمیت اپنے دامن بھر کر واپس لوٹیں۔ اتنی برکتوں والیں ہوں کہ ان کو یہ برکتیں سمیٹنی مشکل ہو جائیں اور پھر بھی وہ سمیٹی نہ جائیں۔ ان کی نسلاً بعد نسلٍ یہ رحمتیں اور برکتیں نصیب ہوتی رہیں۔

پس یہ جلسے کے ایام خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے ہوئے دعائیں کرتے ہوئے درود بکثرت بھیجتے ہوئے اور اللہ سے یہ امید رکھتے ہوئے گزاریں کہ جس طرح ان خطرناک ایام میں بھی ان ابتلاء کے ایام میں بھی اس کی رحمتوں نے ہمیں بھلایا نہیں ہم سے بے وفائی نہیں کی اور یہی میری آج کی تقریر کا عنوان ہوگا۔ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی اس رحیم و کریم اس مہربان خدا سے کبھی بے وفائی نہ کریں۔ جمعے میں بھی خاص طور پر یہ دعائیں کریں بعد میں بھی کریں اور اس جلسے کے دوران بھی کرتے رہیں۔ اب میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

خطبہ ثانیہ میں حضور نے فرمایا:-

چونکہ جمعے میں کچھ دیر ہو گئی ہے۔ اس لئے ہم اگلے جلسے کا وقت بھی کچھ تاخیر میں ڈال دیتے ہیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ پونے پانچ بجے ہم یہاں اگلے اجتماع کے لئے اکٹھے ہوں گے۔

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آ رہا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل و بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعیف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے ...... تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ دار وہ بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تاکہ ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقہ پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کروانے کے خواہشمند ہوں، وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین ۔

بدر کی اعانت و توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے

(مینیجر بدر)

قسط دوم

خلافت راشدہ کی برکات

تقریر مکرم مولوی محمد انعام الحق صاحب فضل ... ہیڈ ماسٹر مڈل سکول احمدیہ قادیان

(برموقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۴ء)

خلافت عمرؓ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو ملکی حالات بہت حد تک سازگار ہو چکے تھے۔ اس لئے آپؓ کو بیرونی فتوحات کے شاندار مواقع ملے اور آپ نے ان کا حق ادا کر دیا۔ آپ کے ہاتھ سے جو تمکنت دین ہوئی اس کا ایک بحر زخار ہے۔ اس زمانہ میں تمدن کے پھیلاؤ اور مختلف ممالک کے ساتھ روابط کے باعث اس بات کی شدید ضرورت محسوس ہوئی کہ اسلامی قانون کی تفصیلات کو پوری طرح زیر عمل لایا جائے۔ عہد فاروقی کا یہ ایک امتیاز ہے کہ دین اسلام اپنی پوری جزئیات سمیت مسلمانوں کا دستور حیات بن گیا۔ اسلامی عدل کا مستقل اور مکمل ڈھانچہ امت کے سامنے آگیا۔ حضرت عمرؓ نے قاضی مقرر فرمائے اور اسلامی معیشت پوری طرح استوار ہوگئی۔ مسلمانوں کو اپنے معاملات میں نظام تاریخ کی ضرورت تھی۔ حضرت عمرؓ نے کمال فراست سے اسلامی سن کا آغاز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے کیا۔ دوسری قوموں نے اپنے پیشواؤں کی ولادت یا وفات سے سن کا آغاز کیا جس سے شرک کی آلائش ہوگئی۔ بہرحال فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی عظیم الشان تمکین دین ہوئی۔ اور وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ کا وعدہ پورا ہوا۔

خلافت عثمانؓ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کو یہ سعادت عظمیٰ حاصل ہے کہ آپؓ نے قرآن پاک کے نسخے تیار کروا کر تمام بلاد و امصار میں پھیلا دیئے اور ایسی صورت پیدا کر دی کہ آئندہ کے لئے قرآن کریم کی حفاظت کا مسئلہ قطعی طور پر اطمینان کے ساتھ حل ہوگیا۔ تمکنت دین کا یہ نہایت شاندار کارنامہ ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں انجام دیا۔

آپؓ نے اسلامی نظام میں شوریٰ کے نظام کو زیادہ ترویج فرمایا۔ گورنروں کی باقاعدہ مجلس مشاورت ہوتی۔ اور رعایا سے خلافت کے بارے میں باہمی مشورہ سے فیصلے فرماتے۔

عہد عثمانی میں ایک یہ مسئلہ پیدا ہوا کہ خلیفہ راشد معزول ہو سکتا ہے یا نہیں۔ بعض منافقوں نے سازش کی کہ حضرت عثمانؓ کو معزول کر دیا جائے۔ حضرت عثمانؓ کی زندگی سخت خطرے میں پڑ گئی۔ آپ معزول ہونا قبول کر لیتے تو باغی لوگ آپ سے صلح کرنے پر آمادہ تھے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آپؓ سے فرمایا تھا کہ

اِنَّ اللّٰہَ مُقَمِّصُکَ قَمِیْصًا فَاِنْ اَرَادَکَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلٰی خَلْعِہٖ فَلَا تَخْلَعْہُ لَہُمْ۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ردائے خلافت سے نوازے گا اگر منافق تجھ سے یہ چاہیں کہ تو اسے اتار دے تو ان کی بات ہرگز نہ ماننا۔

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسلام کے اس اہم مسئلہ کی حفاظت کے لئے کہ خلفائے راشدین کو معزول نہیں کیا جا سکتا، جان کی بازی لگا دی اور خوشی خوشی جام شہادت نوش فرمایا۔ گویا جان دے کر تمکین دین کا فریضہ انجام دیا اور یہ حقیقت آیت استخلاف کے ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ یعنی ان کو اللہ تعالیٰ خلیفے بنائے گا۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی کو خلیفہ بناتا ہے تو کسی انسانی گروہ کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسے معزول کرے۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

خلافت علیؓ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عرصہ خلافت زیادہ تر اندرونی فسادات کے قلع قمع کرنے میں گزرا۔ حضرت عمرو بن العاص اور حضرت ابوموسیٰ اشعری کے گو نہ عزل خلیفہ پر مبنی غلط فیصلہ کو قبول نہ کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہر طرح کے خطرات کا مقابلہ کیا۔ اور آیت استخلاف کے الفاظ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کا عملی ثبوت پیش کیا کہ دنیا کا کوئی فیصلہ خلیفہ راشد کو معزول نہیں کر سکتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خلافت راشدہ کا یہ دور اس لئے ختم ہو گیا کہ مسلمان اس کے اہل نہ رہے تھے۔

٭٭٭

اللہ کی اک نعمت عظمیٰ ہے خلافت
مومن کے لئے عروۃ الوثقیٰ ہے خلافت

الٰہی نوشتوں کے مطابق ٹھیک چودہویں صدی کے سر پر آخرین میں رجل فارسی حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام قادیان کی مقدس سرزمین میں مبعوث ہوئے اور آپ نے وفات مسیح کے ایک ہی حربے سے مسلمان علماء کے قلوب سے لے کر کلیسیا کے ہیکل تک روحانی اقتدار سے صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا۔ اور آج خلافت کے زیر سایہ حضور کی جماعت زمین کے کناروں تک پھیل چلی ہے۔ پاکستانی ڈکٹیٹر مسٹر ضیاء الحق اور اس کی حکومت کی بڑی بدقسمتی ہے اور اس کی جہالت کا بہت بڑا ثبوت ہے کہ وہ اس مقدس جماعت پر غیر انسانی پابندیاں لگا رہی ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی شان میں نہایت توہین آمیز الفاظ استعمال کر رہی ہے۔ لیکن اس توہین اور جہالت کا جواب حضور اپنے دعوے کے ابتدائی ایام میں دے چکے ہیں۔ فرمایا:-

"اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچانو۔ اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خدا تعالیٰ کے تائید یافتہ سے ہونے چاہئیں تو مجھے مت قبول کرو۔ لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔ بدظنیاں چھوڑ دو، بدگمانیوں سے باز آجاؤ کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سرخ ہو رہا ہے اور تم نہیں دیکھتے اور فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے اور انہیں نظر نہیں آتا۔ خدا اپنے جلال میں ہے اور در و دیوار لرزہ میں۔ کہاں ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے۔ کہاں ہیں وہ آنکھیں جو وقتوں کو پہچانتی ہیں۔ آسمان پر ایک جوش پیدا ہو گیا۔ کیا تم اس ... ... ایسا نہیں کیا۔ اے نادان انسان باز آجا کہ صاعقہ کے سامنے کھڑا ہونا تیرے لئے اچھا نہیں۔"

نیز فرمایا:-

کہ ... میں نظر آتا ہے اک میرا معین
تیغ کو کھینچے ہوئے اس پر جو کرتا ہے وار
دشمن غافل اگر دیکھے وہ بازو وہ سلاح
ہوش ہو جائیں خطا اور بھول جائے سب نقار

خلافت نور الدین اعظمؓ

خلافت راشدہ کے دور ثانی میں اس مبارک مسند پر متمکن ہونے والے پہلے خلیفۃ المسیح حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس خلافت کی ترجیح فرمائی اور پورے دین اسلام کا احیاء فرمایا۔ آپ کی وفات پر جماعت احمدیہ کے لئے جو عظیم الشان زلزلہ پیدا ہوا اس میں حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ ہی مومنوں کی ڈھارس تھے۔ سب افراد فوری طور پر آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے متحد ہو گئے لیکن زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ شیطان نے جمہوریت اور انجمنوں کے حقوق و اختیارات کی راہ سے خلافت پر حملہ کر دیا۔ اور بہت سے دسوں کے شکار احمدی اور تعلیم یافتہ کہلانے والے خلیفہ کے اختیارات کو چیلنج کرنے لگے۔ بلکہ معزول کرنے کی تجویزیں کرنے لگے۔ تب حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے نہایت جوانمردی سے خلافت کے تقدس کی حفاظت فرمائی اور آیت استخلاف کی روشنی میں فرمایا کہ "خلیفہ اللہ ہی بناتا ہے میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔"

(پیغام صلح ۱۷ جنوری ۱۹۱۴ء)

نیز فرمایا:-

"جو سنتا ہے سن لے اور جو نہیں سنتا اسے سننے والے پہنچا دیں کہ .... اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو ابلیس نہ بنو۔"

(اخبار بدر ۱۳ جولائی ۱۹۱۲ء)

بہرحال حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے بھی آیت استخلاف کے الفاظ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کا عملی

ثبوت پیش کر کے تمکین دین فرمائی اور ثابت کر دیا کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ لہٰذا دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت اندرونی ہو یا بیرونی خلیفہ راشد کو معزول نہیں کر سکتی آپ کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ :-

بہ بہتر بود گر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

خلافت محمود رضی اللہ عنہ

دوسرے خلیفۃ المسیح حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے بڑے فرزند تھے جو ایک موعود خلیفہ اور مصلح موعود تھے۔ جن کے متعلق الٰہی نوشتوں میں سینکڑوں اور ہزاروں سال قبل بشارات دی گئی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی ولادت سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے الہام میں ایک رحمت کا نشان قرار دیا تھا۔ آپؓ نے مسئلہ خلافت راشدہ کو اسی طرح حل فرما دیا ہے کہ اب کوئی ابہام باقی نہیں رہا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمکین دین کا وہ ولولہ اور جوش عطا فرمایا تھا کہ شاید و باید۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر بہت سے احمدی پریشان تھے کہ اب کیا ہوگا۔ چنانچہ حضورؓ خود فرماتے ہیں :-

"جب اسی طرح اور لوگ مجھے پریشان حال دکھائی دیئے اور میں نے ان کو یہ کہتے سنا کہ اب جماعت کا کیا حال ہوگا۔ تو مجھے یاد ہے گو میں اس وقت انیس سال کا تھا۔ مگر میں نے اسی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہو کر کہا کہ۔ اے خدا! میں تجھ کو حاضر و ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے۔ تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے' میں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا۔"

سنہ ۱۹۱۴ء میں پچیس سال کی عمر میں آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ اکابر کہلانے والوں نے ایک خطرناک اور بھیانک فتنہ خلافت کے خلاف کھڑا کر دیا۔ اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نے حضورؓ کو شروع ہی میں الہاماً بتا دیا تھا کہ لَنُمَزِّقَنَّهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ کہ ہم ان منکرین خلافت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ زندگی بھر مولوی محمد علی صاحب خلافت حقہ کے مخالف رہے اور اس وقت تک فوت نہیں ہوئے۔ جب تک کہ اپنے ہم مشربوں کو ٹکڑے ٹکڑے ہوتے نہیں دیکھ لیا۔ چنانچہ موصوف کی وفات پر ان کی بیگم صاحبہ خود لکھتی ہیں :-

"مفسدوں نے مخالفت کا طوفان برپا کر دیا۔ اور طرح طرح کے بے ہودہ الزام لگائے۔ یہاں تک بکواس کی کہ آپ نے احمدیت سے انکار کر دیا ہے اور انجمن کا مال غصب کر لیا ہے ۔۔۔۔ ان تفکرات نے آپ کی جان لے لی۔ سب ڈاکٹر یہی کہتے تھے کہ اس غم کی وجہ سے حضرت مولوی صاحب کی جان گئی۔ ایک وصیت لکھ کر شیخ میاں محمد صاحب کو بھیج دی کہ یہ سات آدمی جو اس فتنہ کے بانی ہیں ۔۔۔۔ اور جن کا سرغنہ مولوی صدر الدین ہے میرے جنازہ کو ہاتھ نہ لگائیں۔ اور نہ ہی نماز جنازہ پڑھائیں چنانچہ اس پر عمل ہوا۔"

مگر اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب کی وصیت کو پس پشت ڈال کر مولوی صدر الدین صاحب کو ہی امیر قوم منتخب کر لیا گیا۔ یہ ہے خلافت راشدہ کے منکرین اور اس سے ٹکرانے والوں کا انجام۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ٥

سدا ہمیشہ ہی خلافت رہے قائم
احمد کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم

سنہ ۱۹۳۴ء میں مجلس احرار خلافت راشدہ سے ٹکرائی۔ اخبار زمیندار میں یہ اعلان ہوا کرتا تھا کہ اگر ایک کروڑ روپیہ جمع ہو جائے تو ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتے ہیں مجلس احرار کے سرخیل مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے یہ تعلی ہانکی تھی کہ:

"اے مسیح کی بھیڑو تمہیں کوئی ملا نہیں جس سے اب سابقہ پڑا ہے یہ مجلس احرار ہے اور اس نے تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔"

انہوں نے دعوے کیا کہ قادیان کی مرکزی مساجد اور منارۃ المسیح کو گرا کر بیاس میں ڈال دیں گے۔ اس کے مقابل پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اس فتنہ کے نتائج جماعت کے لئے زیادہ کامیابی اور ترقیات کا موجب ہوں گے۔" (الفضل ۸؍فروری سنہ ۱۹۳۵ء)

نیز فرمایا:-

"خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا ۔۔۔۔ زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے۔ اور شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔ وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے ہیں۔ اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں ہیں۔ اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے۔" (الفضل ۱۷؍مئی سنہ ۱۹۳۵ء)

چنانچہ سنہ ۴۷ء میں قادیان پنجاب بلکہ ہندوستان سے اللہ تعالیٰ نے احراریوں اور ان کے ہمنوا مولویوں کا صفایا کر دیا۔ امرتسر۔ سیالکوٹ اور بٹالہ سے مولوی ثناء اللہ صاحب۔ مولوی مودودی صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب کے چیلے اپنے مراکز اور اپنی مرکزی مساجد اور منارے چھوڑ کر اور برقعے اوڑھ کر بھاگ گئے۔ مگر قادیان جو احمدیت کا دائمی مرکز ہے۔ اس کی ضیاء پاشیاں آج بھی زمین کے کناروں تک ہو رہی ہیں۔ اسی دوران حضورؓ نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا جس کے تازہ بتازہ ثمرات آج زمین کے کناروں تک پھیل رہے ہیں۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

حضورؓ نے پاکستان میں احمدیت کا ایک عظیم الشان عالمی مرکز ایک عظیم الشان شہر کی صورت میں آباد کر دیا جو ربوہ کے نام سے موسوم ہے۔ کیا ہی مبارک وجود ہے، اک قادیاں کے ہی نے دو قادیاں بنائے!

سنہ ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں پھر ایک مرتبہ جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفت کا شور اٹھا۔ ہندوستانی اخبارات میں بیان ہو رہا تھا کہ یہ اتنی شدید مخالفت ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں کوئی ایک احمدی بھی چند روز میں زیارت کے لئے بھی دکھائی نہیں دے گا۔ اس موقعہ پر حضور نے بڑے جلال میں فرمایا تھا کہ :-

"انشاء اللہ فتح ہماری ہے۔ کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا ؟ تو کیا اب وہ مجھے چھوڑ دے گا۔ ساری دنیا مجھے چھوڑ دے مگر وہ انشاء اللہ مجھے نہیں چھوڑے گا۔ سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے وہ میرے پاس ہے وہ مجھ میں ہے۔ خطرات ہیں اور بہت ہیں۔ مگر اس کی مدد سے سب دور ہو جائیں گے۔ وہ مجھے اور میری جماعت کو تباہ نہیں کرے گا۔ بلکہ دشمن ہی ذلیل اور شرمندہ ہوگا۔"

(ہفت روزہ الفاروق ۴؍مارچ ۵۳ء)

چنانچہ اس کے چند ہی روز بعد پاکستان میں مارشل لاء لگا۔ بلوائی خود ہی ہزاروں کی تعداد میں ہلاک ہو گئے ہزاروں ہزار لوگ نئے جماعت میں داخل ہو گئے۔ مولوی مودودی صاحب اور مولوی عبد الستار کو پھانسی کی سزا سنائی گئی جو بعد میں معاف کر دی گئی۔

اس مخالفت کے دور میں ایک مرتبہ پھر اخبار زمیندار میں یہ اعلان ہوتا رہا کہ اگر ایک کروڑ روپیہ ہمارے پاس جمع ہو جائے تو ہم احمدیت کو صفحۂ ہستی سے مٹا سکتے ہیں۔ وہ روپیہ جمع بھی ہوا اور خرچ بھی ہوا مگر جماعت احمدیہ پہلے سے بڑھ کر اجاگر ہوئی اور اخبار زمیندار کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔ وہ جو سر ورق پر یہ شعر لکھا کرتا تھا کہ ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پر خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

وہ چراغ بجھ گیا۔ اور ہمیشہ کے لئے بجھ گیا۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا.

یہ ہوتی ہے خدا کی نصرت ؎
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر خس راہ کو جلاتی ہے

—— (باقی) ——

ولادت

مکرم قریشی محمد یوسف صاحب اسسٹنٹ سیکشن آفیسر آندھرا پردیش سیکریٹریٹ حیدر آباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۲۳/۴/۸۵ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت پیدائش سے قریباً ڈیڑھ ماہ قبل ہی "محمد احسان احمد" تجویز فرما دیا تھا۔ مکرم محمد یوسف صاحب قریشی نے اس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپیہ ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور عزیز نومولود کو نیک صالح خادم دین بنائے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال سے نوازے۔ آمین۔

(ادارہ)

رمضان کے روزے

از مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ مقیم آسنور کشمیر

روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں شامل ہے۔ حکمت خداوندی نے فرض روزوں کے لئے وہ مہینہ منتخب کیا جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال بار بار نفلی روزے رکھ کر اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی کے مطابق سورۃ بقرہ میں مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینٰت من الھدیٰ و الفرقان۔ فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ۔ یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ یہ اس لئے ہے کہ تم تقویٰ کی نعمت سے سرفراز کئے جاؤ۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔ یہ قرآن لوگوں کے لئے ہدایت اور حق و باطل میں فرق کرنے والا نیز ہدایت کی بینات پر مشتمل ہے پس جو شخص تم میں سے اس مہینہ میں موجود ہو وہ اس میں روزے رکھے۔

رمضان کی وجہ تسمیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ اور روحانی جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا ...... روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ نیز رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔ رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں یعنی مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔"

رمضان کا چاند

رمضان کا چاند دیکھنے کا اہتمام

آنحضرت ابرار سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین رمضان کے چاند کا انتظار بڑے اشتیاق سے کرتے تھے۔ ایک خاص اہتمام ہوتی تھی اور ایک خاص ذوق شوق رمضان کی برکات کے حصول کے لئے ان میں پیدا ہو جاتا تھا۔ رات کو جاگنا کثرت سے نوافل پڑھنا۔ تراویح کا اہتمام کرنا۔ قرآن کریم پڑھنا اور سننا۔ اسی طرح ذکر الٰہی کرنا اس کے بعد تھوڑی دیر سو کر نماز تہجد اور سحری کھانے کے لئے اٹھ بیٹھنا انہی مشاغل میں ان کی رات بسر ہوتی تھی اور یہی معمول ان کا مہینہ بھر رہتا تھا۔

روزہ کے بارے میں اہتمام

رسول پاک صلعم نے

فرمایا:۔ صوموا لرؤیتہ و افطروا لرؤیتہ فان غمی علیکم فاکملوا عدۃ ثلاثین یعنی رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھو۔ اور شوال کا چاند دیکھ کر روزے ختم کرو۔ اگر بادل کی وجہ سے چاند نظر نہ آسکے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ اگر ایک بستی والوں نے چاند دیکھ لیا تو دوسری بستی والے اُن کے مطابق عمل کریں۔ اگر مطلع ابر آلود ہو۔ اور ایک شخص رؤیت ہلال کی گواہی دے۔ تو اس کی گواہی کو تسلیم کر لیا جائے۔ اور اگر انہی حالات میں عید کا چاند دیکھنے سے متعلق دو آدمی گواہی دیں تو اُن کی گواہی تسلیم کی جائے گی۔ البتہ اگر مطلع صاف تھا تو پھر ایک یا دو آدمیوں کی گواہی کافی نہ ہوگی۔ اسی لئے فی زمانہ ہلال کمیٹیاں تشکیل کی گئی ہیں۔ جو رؤیت ہلال کا فیصلہ کرتی ہیں۔

روزہ کیا ہے؟

طلوع فجر سے لے کر غروب

آفتاب تک عبادت الٰہی کی نیت کے ساتھ کھانے پینے، تعلقات زوجین قائم کرنے اور ہمہ اقسام برائیوں اور لغویات سے پرہیز روزہ کہلاتا ہے۔ روزہ دار کو چاہیئے کہ اپنا بیشتر وقت ذکر الٰہی میں بسر کرے۔ اگر وہ کوئی دنیوی کام کر رہا ہو۔ تو بھی اللہ تعالیٰ کی یاد اس کے دل سے محو نہ ہو۔ صرف بھوکا پیاسا رہنا اور اپنی بری عادات کو ترک نہ کرنا روزہ کے مقصد کو پورا نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ ان یدع طعامہ و شرابہ یعنی جو شخص جھوٹ اور اس پر عمل کو ترک نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو ایسے شخص کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ رمضان کے دنوں میں صدقہ خیرات بھی کثرت سے کرنا چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان کی ہر رات میں آپ پر جبرائیل نازل ہوتے اور ان دنوں میں آپ اس طرح سخاوت کرتے جیسے تیز ہوا چلتی ہے۔

روزہ کی حالت میں بھول کر کھانا

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اذا اکل الصائم ناسیا او شرب ناسیا فانما ھو رزق ساقہ اللہ الیہ ولا قضاء علیہ ولا کفارۃ یعنی جب کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اُسے پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ تو رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے اُسے دیا۔ نہ اس پر قضاء ہے اور نہ کفارہ ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص غلطی سے روزہ توڑ بیٹھے۔ مثلاً روزہ یاد تھا کلی کی غرض سے منہ میں پانی ڈالا اور پانی اندر چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور اس کی قضاء ضروری ہوگی۔ لیکن نہ وہ گنہگار ہے اور نہ ہی اس پر کفارہ ہے تاہم جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑے وہ سخت گنہگار ہے۔ ایسے شخص پر کفارہ واجب ہوگا۔ یعنی پے در پے اُسے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا ساٹھ مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا دینا پڑے گا۔ توبہ کے سلسلہ میں اصلی چیز حقیقی ندامت ہے۔ جو دل کی گہرائی سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے لیکن اس میں کفارہ دینے کی استطاعت نہ ہو تو اُسے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کے فضل پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اس صورت میں استغفار ہی اس کے لئے مکافی ہوگا۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دہائی دینے لگا کہ یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ تجھے کس چیز نے ہلاک کیا۔ اس نے عرض کی کہ حضور روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا تو غلام آزاد کر سکتا ہے۔ اس نے عرض کی نہیں۔ حضور نے فرمایا کیا تو ساٹھ روزے مسلسل رکھ سکتا ہے اس نے کہا حضور! اگر ایسا ہو سکتا اور میں شہوانی جوش کو روک سکتا تو مجھ سے یہ غلطی سرزد نہ ہوتی۔ حضور نے فرمایا۔ پھر تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا غربت ہے۔ ایسا کرنے کی طاقت بھی نہیں ہے حضور نے فرمایا بیٹھو۔ اتنے میں کوئی شخص ایک ٹوکرا کھجوروں کا لے آیا۔ آپ نے فرمایا اسے اُٹھاؤ اور مسکینوں میں تقسیم کر دو۔ وہ شخص ٹوکری لے کر کہنے لگا حضور! مجھ سے زیادہ اور کون غریب ہوگا۔ مدینہ بھر میں سب سے زیادہ محتاج ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا۔ جاؤ اپنے اہل و عیال کو کھلا دو۔ چنانچہ وہ شخص گیا اور اس نے ساری کھجوریں اپنے اہل و عیال کو کھلا دیں۔

بعض دیگر امور

بحالت روزہ عند الضرورت

پچھنے لگوانے۔ قے کرنے۔ دن کو سرمہ لگانے معمولی اپریشن کرانے خوشبو سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ نہیں پسندیدہ نہیں سمجھا گیا۔ اس لئے اس قسم کی باتیں مکروہ ہیں۔ اسی طرح غلہ وغیرہ چکھنا کرنا ناک میں پانی ڈالنا۔ خوشبو لگانا داڑھی اور سر میں تیل لگانا۔ بار بار نہانا۔ آئینہ دیکھنا۔ مالش کرنا۔ پیار سے بوسہ لینا۔ بشرطیکہ خطرہ پر کنٹرول رہے۔ ان میں سے کوئی فعل بھی منع نہیں۔ اور نہ ہی ان سے روزہ ٹوٹتا ہے۔ اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے۔ اس طرح اگر جنابت کی حالت میں نہانا مشکل ہو تو نہائے بغیر کھا پی کر روزہ کی نیت کی جا سکتی ہے۔

شرعی عذرات

احادیث میں روزہ کا اجر عظیم بتایا گیا ہے۔

لیکن امراض اور اغراض اس اجر سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔ اس لئے انسان کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ رہوں اور ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں۔ یقین ہے کہ ایسے شخص کو خدا تعالیٰ روزہ رکھنے کی طاقت بخشے گا لیکن اس کے باوجود اگر تقدیر الٰہی غالب آ جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو گی سزا نہیں!

متفرقات

جماعت احمدیہ کا بیسواں سالانہ اجلاس ختم ہو گیا

لندن (وطن نیوز) جماعت احمدیہ کا بیسواں سالانہ جلسہ جو ۵ سے ۷ اپریل تک جماعت کے نئے خرید کردہ ۲۵ ایکڑ زمین پر واقع اسلام آباد (ٹلفورڈ سرے) میں ہوا۔ اس میں ۴۰ سے زائد ممالک سے مندوبین شریک ہوئے۔ جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے جلسہ کے آغاز سے قبل نماز جمعہ پڑھائی اور افتتاحی خطاب میں اینٹی احمدیت آرڈیننس جاری ہونے اور جماعت احمدیہ کے برطانیہ آنے کے بعد جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے افضال کا ذکر کیا۔ انہوں نے دوسرے روز مستورات کے جلسہ سے خطاب کیا جس میں دنیا بھر کی احمدی مستورات کی جانی، مالی اور دیگر قربانیوں کا تذکرہ کیا۔ تیسرے روز کے خطاب میں جماعت احمدیہ کے خلاف حکومت پاکستان کے جاری کردہ "قرطاس ابیض" کے اس مرکزی "الزام" کا جواب دیا کہ:

"جماعت احمدیہ حضرت محمدؐ کو خاتم النبیین نہیں مانتی"۔

انہوں نے قرآن، حدیث نبویؐ اور بزرگان اسلام کے متعدد حوالہ جات پیش کئے اور بتایا کہ قرطاس ابیض کا یہ الزام بے بنیاد ہے۔ تقریباً ساڑھے پانچ ہزار نمائندگان شریک ہوئے جن کے قیام و طعام کا اہتمام جماعتی روایات کے مطابق تھا۔ ایک ہزار افراد کو اسلام آباد کی عمارت میں ٹھہرایا گیا۔ جبکہ گیسٹ ہاؤس اور قرب و جوار میں افراد جماعت کو گھروں اور ہوٹلوں میں بھی ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا۔ دنیا بھر کی زبانوں میں لٹریچر اور جماعت کے بانی کی تصانیف کا مجموعہ توجہ کا باعث تھا۔

(روزنامہ "وطن" لندن ۱۰ اپریل ۸۵ء)

احمدیوں کے خلاف کارروائیوں کے مسئلہ کو اقوام متحدہ میں اٹھایا جائیگا

لندن میں احمدی رہنماؤں کی پریس کانفرنس

لندن (نمائندہ جنگ) جماعت احمدیہ پاکستان میں جماعت اور اس کے پیروکاروں پر پابندیوں اور دوسری کارروائیوں کا معاملہ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے حقوق انسانی اور حقوق انسانی کی دوسری عالمی تنظیموں میں باضابطہ طور پر پیش کرے گی۔ اس کا اعلان آج یہاں جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۲۰ ویں سالانہ اجتماع میں شرکت کرنے والے ۴۰ ممالک کے مندوبین کی اجتماعی پریس کانفرنس میں کیا گیا جس میں ۲۷ نمائندے موجود تھے۔ پریس کانفرنس سے امریکہ میں مظفر احمد ظفر، برطانیہ کی محترمہ لیہ مبارکہ، بھارت کے سید فضل احمد، گھانا کے عبدالوہاب بن آدم نے خطاب کیا۔ لیکن کانفرنس میں بیان مسٹر مظفر احمد ظفر نے پڑھا اور سوالات کے جواب دیئے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ کئے جانے والے "مظالم" کو روکنے کے لئے جو کچھ ممکن ہو سکا کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمام مغربی ممالک کی حکومتوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ پاکستان میں لاکھوں افراد کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کو بند کروانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس سال جبکہ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام بچوں کا سال منایا جا رہا ہے لاکھوں احمدی مسلمان بچوں کو سکولوں میں جانے سے روکا گیا ہے۔ پاکستان میں نفسیاتی قتل عام جاری ہے۔ متعدد افراد کو قتل کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اس امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا کہ صدر جنرل ضیاء اور اُن کی حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لئے مختلف اقدامات کئے جائیں گے۔ صدر جنرل ضیاء ذاتی طور پر ایک سخت اور مشکل شخص ہیں لیکن پاکستان کے عوام بہت اچھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یقیناً عالمی سطح پر دباؤ ڈالا جائے گا۔ پریس کانفرنس میں پاکستان کی موجودہ حکومت کو "ظالم حکومت" کہا گیا۔ بھارت کے مسٹر فضل احمد نے کہا کہ پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے اس سے پاکستان اور خود اسلام کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جماعت احمدیہ پاکستان کی حامی تھی جبکہ "علماء حضرات" پاکستان کے خلاف تھے۔ یہ لوگ قائد اعظم کو کافر اعظم اور پاکستان کو پلیدستان کہتے تھے۔ درحقیقت یہی لوگ آج بھی پاکستان کے مخالف ہیں اور اس کی اساس کے خلاف کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ گھانا کے مسٹر عبدالوہاب آدم نے احمدیوں کے مخالفانہ سے متعلق ایک سوال کا جواب دیا۔ بھارتی مندوب نے کہا کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ وہ بھارت میں ہیں جہاں ان کے عقائد محفوظ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت میں مسلمانوں میں کوئی امتیاز نہیں برتا جاتا اگر مسلم کش فسادات ہوتے ہیں تو ان میں احمدی مسلمان بھی اسی طرح متاثر ہوتے ہیں جس طرح دوسرے ہوتے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ پاکستان میں ۴۰ لاکھ احمدی مسلمان ہیں جبکہ دنیا بھر میں مجموعی طور پر ایک کروڑ ۳۰ لاکھ احمدی ہیں۔ پریس کانفرنس کے آغاز میں مسٹر مظفر احمد ظفر نے ایک تحریری بیان پڑھا جس میں کہا گیا تھا کہ پاکستان میں احمدیوں کو خود کو مسلمان کہنے، اذان دینے، اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے، اپنے عقائد کا پرچار کرنے اور حتیٰ کہ "السلام علیکم" کہنے پر بھی قانونی طور پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اس طرح پاکستان جیسے ملک میں مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ کو ان کے نہ صرف بنیادی حقوق بلکہ بنیادی عقائد سے محروم کرنے کی جبری مہم شروع کی گئی ہے۔ حکومت پاکستان کا یہ آرڈیننس حقوق انسانی کے عالمی منشور کے آرٹیکل ۱۸ اور ۲۰ کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ السلام علیکم کہنے والے احمدی مسلمانوں کو قید کی سزائیں دی جا رہی ہیں۔ اگر احمدی مسلمان کوئی نیک کام کرتے ہیں تو اُسے جرم قرار دیا جاتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ صدر ضیاء نے احمدی مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو مشتعل کرنے میں کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سینکڑوں احمدی گرفتار کئے جا چکے ہیں اور اُن پر تشدد کیا جا رہا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ مسلمان اور خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے ممالک بھی پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ کئے جانے والے سلوک سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اور وہاں بھی پاکستان کی حکومت کے اقدامات کی روشنی میں اقدام کئے جاتے ہیں۔ اس توقع کا اظہار کیا گیا کہ پاکستان کی نئی سیاسی حکومت اس بگڑتی ہوئی صورت حال کو درست کرنے کے لئے اقدامات کرے گی۔ احمدی مسلمانوں کا جینا محال کیا جا رہا ہے۔ ان کے اخبارات و جرائد ضبط کئے جا چکے ہیں۔ درحقیقت ایک اچھی خاصی مذہبی برادری کو ختم کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ احمدی نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ وہ انتہائی محب وطن اور امن پسند شہری ہیں۔ انہیں اپنے ملک سے بہت محبت ہے۔ بیان میں حکومت پاکستان کے اقدامات کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ انہوں نے انتباہ کیا کہ ایران جیسی صورت حال پیدا ہو جائے اس سے پیشتر افسوسناک صورت حال کو ختم کیا جائے۔ اس بیان پر مظفر احمد ظفر امریکہ، عبدالوہاب بن آدم گھانا، چیف ایم جیسی سیرالیون، محمد عثمان چو سنگاپور، موسیٰ بن مالک امبا، اے منیر آسٹریلیا، عبداللطیف مقبول جی ایم، منصور احمد شیخ جرمنی، الحاج عبدالرحمن، مسلم اینچی شاہ، اے ایچ ربانی، ڈاکٹر حیدر رحمٰن، ایم کے یوسف، اردن حبیب، ٹنزانیہ، اے دیگو مغربی جرمنی، حسین کا ہنک کویت، سلیمان مسلا ایچ یوگنڈا، ابراہیم جیرو نائیجیریا، الحاج چھیونٹا نائیجیریا، حسین محمود بنگلہ دیش، ترکی، یوسف ماریشس، سید فضل احمد صاحب بھارت، غلام احمد خان، عبدالحی، صدیق اے منور، زاہد احمد، محمود احمد ناصر، سپین، مسعود احمد سوئٹزرلینڈ، نعیم احمد بلجیم، ایم اے قادر سویڈن، علی محمود کینیا، جے آر رفیق، سعید اختر زمبابوے، یوما جاپان، مرید حسن ڈنمارک، لیہ مبارکہ برطانیہ، ایچ رشید ماریشس، عبدالمجید فرانس شامل ہیں۔ پریس کانفرنس میں پاکستان کے سابق وفاقی سیکرٹری اطلاعات اور سفیر مسٹر نسیم احمد بھی بطور "فری رائٹر" موجود تھے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۰ اپریل ۱۹۸۵ء)

مسلمانوں کو مرزا طاہر احمد کا چیلنج

"..... سکھوں کے دو کنونشنوں کے علاوہ ان ہی دنوں قادیانیوں کا بھی سہ روزہ کنونشن لندن سے چالیس میل دور ٹلفورڈ (سرے) میں ہوا۔ یہاں پر قادیانیوں نے ۲۵ ایکڑ اراضی خرید کر اپنا نیا ہیڈ کوارٹر "اسلام آباد" کے نام سے بنایا ہے۔ قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر احمد نے کنونشن سے دھواں دھار خطاب کے دوران مسلمانوں کو چیلنج کیا کہ اگر وہ حضرت عیسیٰؑ کو زندہ کر دکھائیں تو وہ اور ان کی جماعت کے تمام افراد فوراً ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنے عقائد سے تائب ہو جائیں گے۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ واپس نہیں آئیں گے۔ وہ مصلوب ہونے کے بعد دوبارہ تشریف لا کر کشمیر میں فطری طور پر وصال پا چکے ہیں۔ اور مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیان (علیہ السلام - ناقل) ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۱ اپریل ۱۹۸۵ء)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری جماعتوں کی تبلیغی و تربیتی مساعی

ہندو بھائیوں کے جلسہ میں نمائندگان جماعت کی تقاریر

مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۴/۲ کو مانیکا گوڑا (اڑیسہ) کے ہندو بھائیوں کی طرف سے ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں منتظمین کی طرف سے ہمیں بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ خاکسار مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب اور مکرم احسان الحق صاحب کے ہمراہ مانیکا گوڑا پہنچا۔ شام سات بجے جلسہ کی کارروائی سوامی برہانند جی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ دیگر مقررین کے علاوہ ہندو مذہب کے [illegible] نے بھی تقاریر کیں۔ مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب نے گیتا اور وید کے شلوک پڑھ کر اسلامی تعلیمات کے ساتھ ان کا موازنہ کیا۔ مکرم احسان الحق صاحب نے بھی متعدد شلوکوں سے اپنی تقریر کو مزین کیا جبکہ خاکسار نے بزبان اڑیہ اسلامی تعلیم کی فضیلت و برتری ثابت کی۔ تینوں تقاریر بفضلہ تعالیٰ پسند کی گئیں۔ الحمد للہ۔

مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ بنگال کا ایک روزہ اجتماع

مکرم عبد الحمید کریم صاحب نائب قائد و معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۴/۲/۸۵ کو بمقام بانسبریا مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ بنگال کا بابرکت اور کامیاب اجتماع منعقد ہوا جس میں تلاوت، نظم خوانی اور تقاریر کے علمی مقابلہ جات کے علاوہ گولہ پھینکنا، دوڑ اور فٹ بال وغیرہ کے ورزشی مقابلے بھی کرائے گئے۔ رات کو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر انچارج مبلغ کلکتہ کی صدارت میں ایک جلسہ عام بھی منعقد ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب تھے۔ تلاوت کلام پاک اور عہد خوانی کے بعد خاکسار نے آل بنگال مجلس خدام الاحمدیہ کی ششماہی رپورٹ کارگزاری پڑھ کر سنائی۔ بعدہ مختلف عناوین پر تبلیغی اور تربیتی تقاریر ہوئیں۔ بفضلہ تعالیٰ اس اجتماع کے نتیجہ میں صوبہ بنگال کی مجالس میں بیداری کی ایک نئی لہر پیدا ہوئی ہے۔ بہت سے غیر از جماعت احباب بھی اجتماع کی کارروائی سے مستفیض ہوئے۔ فالحمد للہ۔

مجلس انصار اللہ کیرلہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

مکرم سی۔ ایچ عبد الرزاق صاحب جنرل سیکرٹری مجلس انصار اللہ کیرلہ تحریر فرماتے ہیں کہ مجلس انصار اللہ کیرلہ کا دوسرا سالانہ اجتماع پانگاماٹ ٹاؤن ہال میں مورخہ ۲۲/فروری ۱۹۸۵ء کو زیر صدارت مکرم سی کنجی عبد اللہ صاحب ناظم اعلیٰ منعقد ہوا۔ مکرم [illegible] پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرولائی کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عہد دہرایا گیا۔ بعدہ مکرم این کنجی احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پڑھ کر سنایا اور خاکسار نے رپورٹ پیش کی۔

بعدہ محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل، مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ انچارج کیرلہ، مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مالابار نادر اور محترم صدر جلسہ نے مختلف تربیتی موضوعات پر روشنی ڈالی۔

حیدر آباد میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

مکرم مولوی [illegible] الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدر آباد تحریر کرتے ہیں کہ:-

۱۱ اپریل کے دن احمدیہ جوبلی ہال میں مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے خطبات کے وی۔ڈی۔او کیسٹ دکھانے کا علیحدہ علیحدہ انتظام کیا گیا۔ نیز خدام الاحمدیہ کے صداقت گروپ حلقہ ملک نما کے ساتھ خدام نے بارہ بنگلہ رات حیدر آباد میں اسلام آباد کے مختلف مقامات پر آیل چینٹ کے ذریعہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے اعلانات کئے۔ نیز اس حلقہ کے خدام نے مختلف [illegible] تقسیم کیا۔

احمدیہ یوتھ کلب کے زیر اہتمام [illegible] غیر از جماعت [illegible] جماعت احمدیہ کے [illegible] اور غیر از جماعت دوستوں کو اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ اور لٹریچر دیا گیا۔ کیپٹل مارنی پندرہ روزہ جو ایک غیر از جماعت دوست کا اخبار ہے۔ جماعت کے [illegible] مضامین اور معیاری خبریں شائع کروا رہی ہیں۔ ملک نما، مسجد احمدیہ اور لال ٹیکری کے ہر سہ حلقوں میں خدام کے تربیتی اجلاسات ہوتے رہے۔

سورو (اڑیسہ) میں مخالفت کے باوجود پانچ افراد کا قبول حق

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرک اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/فروری کو سورو میں منعقدہ مجالس انصار اللہ اڑیسہ کے سالانہ اجتماع کے [illegible] مجسٹریٹ سیندی کے [illegible] جماعت کے خلاف جو شورش [illegible] وہ بدستور جاری ہے تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم یافتہ سنجیدہ افراد پر اس مخالفت کا مثبت رد عمل ہو رہا ہے اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ قارئین سے نو مبائعین کی ثابت قدمی اور ایمان و اخلاص میں مزید ترقی کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ گلبرگہ و یادگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ یادگیر رقمطراز ہیں کہ:

گزشتہ دنوں مکرم غلام حمید الدین صاحب معروف مبلغ سلسلہ اور رفقاء نے گلبرگہ سٹیشن پر اور شاہ آباد میں جماعتی لٹریچر تقسیم کیا اور بعض افراد کے سوالوں کے جواب دیئے۔ اس تبلیغی سفر کے تمام اخراجات مکرم غلام حمید الدین صاحب نے ادا کئے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

عرصہ زیر رپورٹ کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی طرف سے حکومت پاکستان کے آرڈیننس کے خلاف آیت [illegible] کی نقول بارہ اخبارات کو بھجوائی گئیں جن میں سے دو اخبارات یعنی [illegible] حیدر آباد اور روزنامہ [illegible] گلبرگہ اسی مضمون کو شائع کر چکے ہیں۔ ہر دو اخبارات کی کاپیاں مجلس خدام الاحمدیہ نے خرید کر یادگیر میں تقسیم کیں۔

اس دوران مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ یادگیر کے زیر اہتمام متعدد مقابلہ جات، تربیتی اجلاسات بھی منعقد کئے گئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ سورب کا تربیتی جلسہ

مکرم مولوی [illegible] احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ شموگہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۴/۲/۸۵ کو بوقت دوپہر مجلس خدام الاحمدیہ سورب کے زیر اہتمام، خاکسار کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں شموگہ اور ساگر کے احباب و مستورات بھی شریک ہوئے۔ عزیز میر موسیٰ حسین کی تلاوت اور عزیز عبد الغنی اشرف کی نظم خوانی کے بعد جلسہ سے مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس نے کم و بیش ڈیڑھ گھنٹہ پُر مشتمل تربیتی خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مسطوری انتخاب صدر جماعت احمدیہ سرن لوئی

مکرم خدر [illegible] صاحب کو مورخہ [illegible] جماعت احمدیہ [illegible] کا صدر منظور کیا جاتا ہے

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

نیا مالی سال اور بقایا داروں کا فرض

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نیا مالی سال یکم مئی سے شروع ہو چکا ہے اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے گذشتہ مالی سال میں وصولی مقررہ بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں وصولی بقایا چندہ جات کے لئے لکھا جا رہا ہے۔ نیز بقایا رقوم کو جماعتوں کے موجودہ مالی سال میں شامل کرکے اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے احباب اور جماعتیں جن کے ذمہ سال گذشتہ چندہ جات کی رقوم بقایا ہیں اپنے مالی نظام کو پورا کرنے کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"میں اُن دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں۔ نہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں یہ بات تو ہر شخص کو معلوم ہے۔"

نیز حضور نے مزید فرمایا۔

"یاد رکھو خدا کو روپیہ کی ضرورت نہیں وہ اپنے سلسلہ کو تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ وہ تو تمہارے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے مانگتا ہے۔ اگر تم چندہ دینے میں حصہ نہیں لوگے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کر دے گا۔ مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گناہ گار نہ بن جاؤ۔"

امید ہے کہ جملہ ایسے احباب اور عہدیداران جماعت ان ارشادات کی روشنی میں اپنے ذمہ بقایا چندہ کی جلد ادائیگی کا انتظام کرکے فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فرض شناسی کی توفیق بخشے۔ تا ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا وعدہ کنندگان سے درخواست

جماعت کے جن مخلصین نے "صد سالہ جوبلی فنڈ" میں وعدے تحریر کئے ہیں اُن میں سے بعض نے سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور اُن کے اموال اور نفوس میں خیر و برکت عطا کرے۔ بعض دوست قسط وار ادائیگی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے فضلوں اور انعاموں سے نوازے۔ آمین۔

مگر بعض دوست ایسے بھی ہیں جن کی ادائیگی حسب وعدہ نہیں ہو رہی ہے۔ ایسے دوستوں، عزیزوں، بزرگوں اور بہنوں کی خدمت میں فرداً فرداً یاددہانی بھجوائی جا رہی ہے۔ اور اس اعلان کے ذریعہ بھی اُن سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق ادائیگی کرکے اللہ تعالیٰ کے افضال اور انعامات کے وارث بنیں۔ غلبہ اسلام کے اس عظیم الشان منصوبہ میں ان کی یہ مالی قربانی اسلام کی فتح کے دن قریب تر لانے اور اُن کے خاندان اور اُن کی نسلوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنے گی۔ انشاء اللہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں ارشاد فرمایا کہ خوشی بہت ہے ... جوبلی فنڈ کے وعدہ کنندگان آئندہ دو سال کے اندر اندر اپنے وعدے سو فیصدی ادا کر دیں [illegible] ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے افضال اور انعامات سے نوازے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

علاقہ وارنگل میں وسیع تبلیغ کیلئے حضور ایدہ اللہ کا ارشاد

احباب کو اخبار بدر کے مطالعہ سے یہ علم ہوتا رہتا ہے کہ آجکل علاقہ وارنگل صوبہ آندھرا میں سعید روحوں کا بڑی تعداد سے احمدیت کی طرف رجوع ہو رہا ہے۔ اور نئی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں جس کے نتیجہ میں "احمدیہ صوبائی تبلیغی کمیٹی آندھرا" باقاعدہ پروگرام کے تحت نئی جماعتوں میں اور نئے بیعت کنندگان کی تربیت و تعلیم کے کام سرانجام دے رہی ہے۔ بہت سے مبلغین و معلمین ان جماعتوں میں نئے بیعت کنندگان کی تربیت اور اُن کے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے متعین کئے گئے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے علاقہ وارنگل میں توسیع تبلیغ کی رپورٹ پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اب اس حرکت کو رکنے نہیں دینا۔ تمام ہندوستانی جماعتوں کی توجہ اس طرف مبذول کر دیں۔ اور رشد و ہدی کی روح کے ساتھ ہندوستانی جماعتیں اس نیک کام میں حصہ لیں۔ اس کے لئے مخصوص چندہ کی تحریک بھی کی جا سکتی ہے تاکہ زائد اخراجات پورے کئے جا سکیں۔"

لہذا احباب و جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں بذریعہ اخبار بدر یہ تحریک کی جا چکی ہے لیکن ابھی تک احباب نے اس خصوصی تحریک کی طرف توجہ نہیں دی۔ دفتر محاسب قادیان میں "تبلیغ آندھرا" کی امانت کھول دی گئی ہے۔ امانت میں عطیات نہ آنے کی وجہ سے اخراجات کے بل پینڈنگ پڑے ہوئے ہیں اس لئے احباب و جماعتوں کو دوبارہ توجہ دلانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ احباب علاقہ وارنگل آندھرا میں تبلیغی و تربیتی مہم کو تیز کرنے کے لئے جلد از جلد عطیات مرحمت فرماتے ہوئے "امانت تبلیغ آندھرا" میں دفتر محاسب میں رقوم ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ معطی حضرات کے اموال، کاروبار اور رزق میں برکت دے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ہفتہ اطفال۔ اور۔ یوم والدین

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرکزی پروگرام کے مطابق مورخہ ۲۵ مئی تا یکم جون "ہفتہ اطفال" منائے جانے کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ لہذا تمام مجالس ان مقررہ تاریخوں میں ہفتہ اطفال کا انعقاد کرکے اس کی رپورٹ جلد دفتر مرکزیہ کو ارسال فرمائیں۔ اسی طرح ماہ جون کے پہلے ہفتہ کے اندر "یوم والدین" بھی پورے اہتمام کے ساتھ منائیں۔

یاد رہے کہ ہفتہ اطفال کے اختتام پر اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے جائیں۔ اور اوّل، دوم سوم آنے والے اطفال کو انعامات بھی جائیں اور اس کے ساتھ ہی ایک مثالی وقار عمل بھی کیا جائے۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پندرہ روزہ "کیپٹل ہارتی" کے خریدار بنیئے

حیدرآباد سے نکلنے والا پندرہ روزہ "کیپٹل ہارتی" جس کے ایڈیٹر [illegible] ایک غیر از جماعت دوست ہیں ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے [illegible] بڑی دلیری کے ساتھ دلچسپ مضامین شائع کر رہا ہے۔ اس اخبار کا سالانہ چندہ صرف ... روپئے ہے۔ احباب جماعت خود بھی خریدیں اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ خریداری اور اعانت سے متعلق خط و کتابت مکرم حمید الدین شمس مبلغ انچارج افضل گنج حیدرآباد کے پتہ پر فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE CIANTA PHONE:- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳ ۰۰۰ ۷
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA -700073.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
لبرٹی ہوٹل
نمبر ۵-۲-۱۸
قریشی نگر
حیدرآباد-۵۰۰۰۲۴

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا۔ پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا!
جی-ایم الیکٹرک ورکس بمبئی
خاص طور پر ان اغراض کیلئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-
• الیکٹریکل انجینئرس • لائسنس کنٹریکٹس • الیکٹریکل وائرنگ • موٹر وائنڈنگ۔
GHULAM MAHMOOD RAICHURI
C/10 LAXMI GOBIND APART, J. P. ROAD. VERSOVA.
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)
574108
629389 ٹیلیفون
BOMBAY - 58.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
23-5222
23-1657 ٹیلیفون نمبر
آٹو ٹریڈرز
۱۶ - مینگو لین۔ کلکتہ ۱-۷۰۰۰۰
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے :- ایمبسڈر • بیڈ فورڈ • ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!!
AUTO TRADERS,
15 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش :- سن رائز ربر پراڈکٹس نمبر ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ ۳۹ ۰۰۰ ۷
SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
M/S PERFECT TRAVEL AIDS.
SHED NO. C-16
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI - 571201.
PHONE.. OFFICE 800
RESI. 283

رحیم کاٹیج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

ریگزین۔ نرم چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین، معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY.
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نمبر پارک سٹریٹ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۶ ۔ فون نمبر:- ۴۴۳۷۱۶

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش:- کرشن احمد گوہر احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیوٹ ڈیلیرز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

کمال الیکٹرانکس
(انڈسٹریل روڈ۔ اسلام آباد کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی ۔ آٹو میٹک اور دیگر برقی اشیاء کی سیل اور سروس۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش:- ROYAL AGENCY

C.2. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303. (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI - 12. CANNANORE :- 4498.

حیدر آباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

(۱۶-۱-۲۸۷ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش))

"قرآن شریف بہت بڑی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

فون نمبر:- 42916 ۔ ٹیلیگرام:- "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوز۔ ہارن ہونس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۲/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"قرآن جواہرات کی تھیلی ہے"

(الحکم ۲۳ ستمبر ۱۹۰۱ء)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!!